http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY | KHATM-E-NUBUWWAT | KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

جلد نمبر ۱۷ | ۲۱ تا ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۹ تا ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۴۶

شہید مظلوم

سیدنا عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہ

آغا خانیوں کی طرف سے
اِنٹرنیٹ پر توہین آمیز خط

حکومت پاکستان اور
قیام پاکستان
کے تقاضے

مرزا قادیانی
اپنے نشانات کی روشنی میں

امیرِ شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری
اِسلام اور مُسلمانوں کا سچا وفادار

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

غیر مسلموں کے مندر یا گرجا کی تعمیر میں مدد کرنا:

س..... اسلام میں اس چیز کی گنجائش ہے کہ مسلمان حضرات اقلیتوں کو گرجا یا مندر وغیرہ بنانے میں مدد دیں اور اس قسم کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں؟ اس کو غیر متعصبانہ رویہ اور اقلیتوں سے تعلقات بہتر بنانے کا نام دیا جائے گو کہ اسلام میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی حاصل ہے لیکن ان کی حوصلہ افزائی کرنا کہاں تک ٹھیک ہے؟

ج..... اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی ہے۔ مگر اس کی بھی حدود ہیں، جن کی تفصیلات فقہ کی کتابوں میں درج ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کی مذہبی آزادی مسلمانوں کی مذہبی بے عزتی کی حد تک نہیں پہنچنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایمان و عقل نصیب فرمائے۔

س..... "جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے لئے بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔" (مسلم)

اس حدیث کی کیا تشریح ہے؟

ج..... اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی کسی بات کا معاشرے میں رواج نہیں تھا، ایک شخص نے اس پر عمل کر کے رواج ڈال دیا اس کو اپنے عمل کا بھی اجر ملے گا، اور اس کو دیکھ کر جن لوگوں نے عمل کیا ان کا بھی اجر ملے گا، اور اگر کسی شخص نے گناہ یا بدعت کے کام کو رواج دیا اس کو اپنے اور دوسروں کے عمل کا گناہ ملے گا۔

عرفات میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء یکجا پڑھنا:

س:..... حج کے موقع پر حجاج کرام کو ایک مقام پر دو نمازوں کو یکجا پڑھنے کا حکم ہے لہٰذا مطلع کریں وہ دو وقت کی نمازیں کون سی ہیں؟ اور اگر کوئی شخص ان دو نمازوں کو یکجا نہ پڑھے (جان بوجھ کر) بلکہ اپنے اوقات میں پڑھے تو کیا اس شخص کی نمازیں قبول ہوں گی؟

ج:..... عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے بشرطیکہ مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ اگر اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کی جائیں۔ اور ہر نماز کی جماعت اس کے وقت میں کرائی جائے اور یوم عرفہ کی شام کو غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں اور نماز مغرب اور عشاء دونوں مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں۔ مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے۔ اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

س:..... کیا مزدلفہ میں نمازیں جماعت سے نہیں پڑھتے ہیں؟ فرداً فرداً پڑھتے ہیں؟

ج:..... نہیں! بلکہ جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

ٹی وی کی طرف پاؤں کرنا جبکہ اس پر قرآن کریم کی آیات آ رہی ہوں:

س..... بسا اوقات لیٹ کر ٹی وی پروگرام دیکھ رہے ہوتے ہیں اس دوران پاؤں بھی ٹی وی کی طرف ہوتے ہیں اور تخت ٹی وی سے اونچا ہوتا ہے اور قرآن شریف کی آیات ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں تو کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ اور گناہگار کون، برا دیکھنے والا یا ٹی وی پر پروگرام دکھانے والا؟

قرآن مجید کو نچلی منزل میں رکھنا جائز ہے؟

س..... قرآن کو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے لیکن اگر مکان ایک سے زائد منزلوں پر مشتمل ہو تو کیا قرآن کو نچلی منزل میں رکھنے سے اس کی بے ادبی نہیں ہوتی؟ جبکہ اوپر کی منزلوں میں لوگ چلتے پھرتے سوتے غرض ہر کام کرتے ہیں۔

ج..... نچلی منزل میں قرآن کریم کے ہونے کا کوئی حرج نہیں۔

قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھنا سخت بے ادبی ہے:

س..... کیا قرآن شریف کے اوپر کوئی کاپی وغیرہ رکھ کر لکھنا چاہئے؟

طلوع آفتاب کے وقت تلاوت جائز ہے؟

س..... جب سورج طلوع ہونے کا وقت ہو تب نماز پڑھنا منع کیا گیا ہے، کیا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ج..... اس وقت قرآن کریم کی تلاوت جائز ہے۔

بیاد:

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ

☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۱ تا ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۹ تا ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء | شمارہ ۴۶

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

قادیانیوں کی طرف سے کتابوں کی چوری (اداریہ) 4

مرزا قادیانی...... اپنے نشانات کی روشنی میں (مولانا عبداللطیف مسعود) 6

آغاخانیوں کی طرف سے انٹرنیٹ پر توہین آمیز خط (رحمت داد خان) 13

حکومت پاکستان اور قیام پاکستان کے تقاضے (محمد یوسف فخری) 15

امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ..........

اسلام اور مسلمانوں کا سچا وفادار.......... (مولانا منظور نعمانی) 17

شہید مظلوم سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مولانا نذیر احمد تونسوی) 20

اخبار ختم نبوت.......... 24

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

ٹائٹل ڈیزائن: خرم

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

فی شمارہ: ۵ روپے

سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۳۰ روپے، سہ ماہی: ۷۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی طرف سے کتابوں کی چوری

اخباری اطلاع کے مطابق قادیانیوں اور پرویزیوں نے مل کر کروڑوں روپے کی وہ کتابیں جن میں قادیانیت اور انکار حدیث سے متعلق کتابیں چوری کر لیں اور وہ تمام کتابیں جن کی مالیت کروڑوں روپے تھی اس وقت غائب ہیں جس کی تحقیقات کا حکم چیف جسٹس محبوب احمد نے دے دیا ہے' اخبار میں یہ خبر پڑھ کر ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ جس مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ' مکاری' دجل وفریب اور ڈاکہ زنی پر ہو اس کے لئے کتابوں کی چوری کی کیا حیثیت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی دجل وفریب کے ذریعہ منظر عام پر آیا' اس کی تمام زندگی اس دجل وفریب سے عبارت ہے ابتداء میں اس نے بنیاد جو رکھی وہ اس چوری پر رکھی کیونکہ اس نے اعلان کیا کہ وہ اسلام کی حقانیت پر ایک بہت اہم کتاب "براہین احمدیہ" لکھنا چاہتا ہے جو کہ پچاس جلدوں پر محیط ہوگی۔ اس کے لئے زبردست اشتہارات چھاپے گئے اور یکمشت رقم ادا کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت کا اعلان کیا گیا' جگہ جگہ تشہیر کر کے خوب رقم بٹوری گئی' اس زمانہ میں ہزاروں روپے جمع ہو گئے جبکہ لوگوں کی تنخواہیں دو روپے ہوا کرتی تھی۔ گویا آج کل کے لحاظ سے کروڑوں روپے جمع ہو گئے' زمانہ گزرتا گیا' لوگوں کے مطالبات کتاب کے سلسلے میں بڑھتے گئے' رقم تو ہضم ہو گئی کہاں سے دی جاتی اور اتنی بڑی اور ضخیم کتاب کیسے لکھی جاتی؟ کیونکہ علم تو بس نام کو تھا' حکیم نورالدین اور تمام قادیانی جماعت کے سرکردہ لوگ مل کر بھی پچاس کتابوں کا لکھنا تصور تک نہیں کر سکتے تھے اور پھر جھوٹ کتنا چلتا' آخر کار بڑی مشکل سے اوٹ پٹانگ باتیں لکھ کر پانچ جلدیں مکمل کی گئیں اور اعلان کر دیا کہ پچاس جلدیں لکھنے کا ارادہ تھا' چونکہ پچاس اور پانچ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے یہ وعدہ پورا ہو گیا۔

﴿شرم تم کو مگر نہیں آتی......ناقل﴾

لیکن ضمیر اور دین ہوتا تو شرم وحیا آتی وہاں تو رقم کھانا اور چوری کرنا ہی مقصود تھا کیونکہ والد صاحب نے پنشن لینے سیالکوٹ بھیجا تو پنشن کی رقم وصول کر کے عیاشی میں اڑادی اور جب رقم ختم ہو گئی تو اب گھر واپس کیسے جائیں' والدین کا ڈر الگ اور رقم خرچ ہونے کی وجہ سے گھر میں کھانا نہ ملنے کا خوف الگ' اس لئے سیالکوٹ کی عدالت میں پیشکاری کی نوکری شروع کر دی' یہ جھوٹے نبی کی عیاری اور چوری کی ایک جھلک کہ آغاز جوانی والد کی رقم کی چوری سے عیاشی کا آغاز اور اس کے بعد جھوٹا دعویٰ نبوت لوگوں سے دھوکہ سے رقم وصول کر کے کھالینا' یہ تو رقم کی چوری ہے ادھر یہ حال کہ ایک ایڈیشن میں جھوٹ لکھا لوگوں نے پکڑا تو صاف مکر گئے' میں نے ایسا نہیں لکھا' کتاب لے کر آئیں تو اپنے پاس سے کتاب دکھادی کہ یہ عبارت نہیں ہے تم جھوٹ بول رہے ہو' یہ دیکھو یہ کتاب ہے اس میں تو یہ عبارت نہیں' اور وہ کتاب دکھادی جس میں سے وہ صفحات ہی غائب کر دیئے۔ شروع شروع میں مناظرہ کرنے والوں کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا' اس کے بعد ان مناظرین نے کتابیں اپنے ساتھ رکھنا شروع کر دیں اس طرح دوسرے ایڈیشنوں میں وہ عبارتیں ہی حذف کر دیں تاکہ جھوٹ چھپایا جاسکے' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا لال حسین اختر رحمہم اللہ اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبان تو کتابوں کے صندوق اپنے ساتھ رکھتے تھے' بھاولپور میں قادیانیوں کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا۔ محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر شدید بیماری کے باوجود بنفس نفیس تشریف لے گئے اور مقدمہ کی کارروائی کی تیاری کرائی۔ خود عدالت میں بیان دیا' وہاں پر بھی قادیانیوں نے اپنی کتابوں کے صفحات پھاڑ کر عدالت کو دھوکہ دینے کی کوشش کی اور کہا کہ مسلمانوں کی طرف سے پیش کئے گئے حوالہ جات غلط ہیں اور کتابیں پیش کیں تو حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کتابیں پھاڑ کر جعل سازی کی گئی۔ پھر فرمایا کہ ہمارے پاس کتابیں موجود ہیں اور اصل کتابیں پیش کیں اور آخر میں جوش سے فرمایا کہ "اگر قادیانیوں کے وکیل چاہیں تو میں مرزا غلام احمد قادیانی کو جہنم کی آگ میں جلتے ہوئے دکھا سکتا ہوں......" جیسا جھوٹا مدعی نبوت ویسی ہی امت اور قوم بھی ہوگی' جب جھوٹے نبی نے پوری زندگی جھوٹ' مکروفریب میں گزاردی تو امت کس طرح صحیح رہ سکتی ہے' اس لئے تمام غلط کام مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت نے کرنے ہیں۔ حکیم نورالدین سبق پڑھنے گیا تو استاد اور بزرگ نے چہرہ دیکھ کر کہا تھا کہ اس کے چہرے سے فتنہ کی علامتیں نظر آتی ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کے کرتوت تو ایسے خطرناک تھے کہ خود قادیانی اس سے پناہ مانگتے تھے۔ جب رہنماؤں اور پیشواؤں کا یہ حال ہوگا تو ذریت کیا کرے گی؟ قرآن مجید میں تحریف کی کوشش' احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

بدلنے کا طریقہ' غرض کونسا غلط کام نہیں جو قادیانی گروپ نہ کرتا ہو' اس لئے اگر شریعت کورٹ کی لائبریری سے کروڑوں روپے کی کتابیں قادیانیوں نے چوری کرلی تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ افسوس تو ہمیں اپنے مسلمانوں پر ہے کہ جو مروت اور اپنی غفلت کی وجہ سے قادیانیوں پر اتنا اعتماد کرتے ہیں کہ انکی ہر جگہ پر ان کو تعینات کرکے ان پر اعتماد کرلیتے ہیں۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری اور ان کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں سے ملک کے سلسلے میں وفاداری کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟ بانی پاکستان محمد علی جناح نے سر ظفر اللہ جیسے شیطان قادیانی پر اعتماد کیا اور پاکستان کا مقدمہ پیش کرنے کے لئے وکیل بنایا' اس نے وہاں پر قادیانی جماعت کا موقف پیش کرکے اپنا الگ نقشہ پیش کیا اور مسلم لیگ کے موقف کو نقصان پہنچایا۔ کشمیر میں قادیانیوں کی الگ فہرست پیش کرکے کشمیر کا الحاق ہندوستان کے ساتھ کرایا' پاکستان بننے کے بعد خارجہ پالیسی کو ایسے غلط رخ پر لگایا کہ آج تک درست ہونے کا نام نہیں لیتی اور پھر محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا کہ کافر کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا' صاف کہا کہ پہلے میں اپنے خلیفہ کا وفادار ہوں اس کے بعد پاکستان کا۔ ایم ایم احمد کو یحییٰ خان نے پلاننگ کمیشن بنایا' نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے ملک کو دولخت کردیا۔ بھٹو نے قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں پر لگایا' نتیجہ یہ کہ سربراہوں نے ربوہ کے سالانہ جلسہ پر طیاروں سے سلامی دلوائی' جب بھٹو نے پوچھا تو کہا کہ خلیفہ نے حکم دیا تھا اور میں پہلے ان کا وفادار ہوں اس کے بعد ملک کا۔ اس کے بعد بھٹو پر قادیانیت کے عزائم واضح ہوئے' ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان نے سائنس دان بنایا' اس نے ایٹمی راز امریکہ کے حوالہ کردیئے یہاں تک کہ ایٹم بم کا ماڈل تک امریکہ کے حوالہ کردیا۔ تفصیلات ڈاکٹر قدیر اور اسلامی بم میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ جب نوبل انعام مل گیا تو اس کو پاکستان کی ترقی کے بجائے دیگر ممالک کی ترقی پر خرچ کیا۔ سائنس لیبارٹری دوسرے ملک میں بنائی' کیونکہ یہودیوں نے نوبل انعام تو پاکستان کو ایٹمی طاقت بننے سے روکنے کے لئے دیا تھا اس لئے ڈاکٹر منیر اور ڈاکٹر عبدالسلام' ڈاکٹر قدیر خان کو پاکستان میں جمنے نہیں دیتے تھے اور پاکستان کو ایٹمی طاقت بننے کی راہ میں رکاوٹ بنتے تھے۔ ابوالکلام جس نے ہندوستان کا ایٹم بم بنایا ہے اس کو پاکستان سے ان قادیانیوں نے واپس کیا۔ پی آئی اے میں قادیانی جہاں جہاں گئے ہوئے ہیں اس کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ سر ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ تھا تو بلوچستان دورہ پر گیا۔ اس نے وہاں ایک قادیانی جو کہ کسی ڈاک خانے سے باہر خط نویسی کرتا تھا' اس کو بلوا کر اس سے حالات پوچھے' پی آئی اے کے ذریعہ ہزاروں قادیانی لٹریچر بلا معاوضہ دوسرے ممالک میں بھیجا۔ تمام سفارت خانوں کو قادیانی مشن بنایا گیا۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں بعض صوبوں کے گورنر اور اہم عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مفکر اسلام مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کو اس طرف متوجہ کیا گیا' جنرل ضیاء الحق مرحوم نے کہا کہ قادیانی کام اچھا کرتے ہیں' ملک کے وفادار ہیں' مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار نہیں وہ کس طرح پاکستان کا وفادار ہو سکتا ہے؟ نتیجہ یہ نکلا کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے حادثہ میں قادیانیوں نے اہم کردار ادا کیا۔ قادیانی گروہ جب مسلمانوں کو اپنا دشمن اور جنگل کے سور اور ان کی عورتوں کو کنجریوں سے تعبیر کرتا تھا تو پھر کس طرح وہ ان کا خیر خواہ ہو سکتا ہے؟ مرزا طاہر نے تین سال قبل اپنی پوری ذریت کو حکم دیا کہ وہ ماہ رمضان کو پاکستان کی تباہی کے لئے بددعاؤں کے لئے وقف کردیں۔ گزشتہ سال جب عدلیہ اور حکومت کے ٹکراؤ کی وجہ سے بحران پیدا ہونے والا تھا اور ملک کو خطرات لاحق ہو گئے تھے تو مرزا طاہر نے اعلان کیا تھا کہ عنقریب پاکستان تباہ ہونے والا ہے اور ہمارا دشمن ختم ہونے والا ہے۔ اخبار کی اطلاع کے مطابق قادیانیوں نے اس بحران کو بڑھانے کے لئے اربوں روپے خرچ کئے' اب نواز شریف اس کے باوجود قادیانیوں پر اعتماد کرکے نواز رہے ہیں' تو ان کو نقصان کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا۔ پروفیسر عبدالسلام کے ٹکٹ ڈاکخانوں میں فروخت ہو رہے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کا باعث بن رہے ہیں' نواز شریف خود ہی اندازہ کریں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ لائبریری سے چوری کا مسئلہ تو بہت معمولی ہے لیکن اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ قادیانی اپنے مسئلہ میں کتنے حساس ہیں کہ حوالہ تک کی کتابوں کو چوری کرلیتے ہیں' لیکن ہم قادیانیوں پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ لائبریری سے کتابیں اٹھا کر وہ قادیانیت کے دجل و فریب اس سے چھپالیں گے تو ان کی یہ بھول ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پاس کتابیں بہت ہیں' وہ ان کے مبلغین کو حوالہ ازبر یاد ہیں' اس لئے قادیانی اس کے بجائے عقائد باطلہ سے توبہ کریں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر کتابیں دوبارہ منگوائے اور اس کی حفاظت کا بندوبست کرے۔ نواز شریف حکومت اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کا دم بھرتی ہے تو فوری طور پر قادیانیوں کو حساس اداروں سے الگ کرے' پی آئی اے میں' فوج میں اور بعض حساس اداروں میں قادیانی چھائے ہوئے ہیں۔ وی آئی پی پروازوں کو قادیانی پائلٹ آپریٹ کرتے ہیں اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جا کر ان کی توہین کرتے ہیں ان تمام چیزوں پر گہری نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ آج لائبریری سے کتابیں چوری ہوئی ہیں کل اس سے بڑا واقعہ ہوگا اس لئے قادیانیوں پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

مرزا قادیانی ۔۔۔ اپنے نشانات کی روشنی میں

ٹیچی ٹیچی' مٹھن لال اور دیگر خود ساختہ انگریزی فرشتے مرزا قادیانی کو نت نئے شیطانی الہامات سے مختلف پیشگوئیاں داغنے پر ابھارتے تھے جو بالآخر مرزا قادیانی کی ذلت و رسوائی کے ساتھ موت آنے تک ہرگز پوری نہ ہوئیں' یہاں مرزا قادیانی کی دو پیشگوئیوں کا جناب حضرت مولانا عبداللطیف مسعود نے پوسٹ مارٹم کیا ہے' قارئین پڑھتے جایئے اور مرزا قادیانی پر دو دو حرف بھیجتے جایئے ....(مدیر)

ایک دن لاف و گزاف کے فن اور کذب و افتراء کے ماہر استاد جناب قادیانی کے دل و دماغ میں ہسٹریا و مراق کے جوش میں آخر یہ خیال چٹکیاں لینے لگا کہ عرصہ پچیس تیس سال سے ٹیچی و مٹھن لال کی وحی و الہام کے زیر سایہ اپنے نشان اور معجزات سنا سنا کر عوام الناس کے کان کھا رہا ہوں' کبھی تین سو بتلاتا ہوں' کبھی دو لاکھ' کبھی تین لاکھ' کبھی دس لاکھ سے بھی اوپر بتلاتا ہوں اور کبھی پھر ڈاؤن ہو کر دس ہزار سے زائد بتلا دیتا ہوں۔ (براہین پنجم ص ۳۸۳ / ج ۵)

چلو آج ذرا سیریل نمبر لگا کر کچھ لوگوں کو بتلا بھی دیں اگرچہ اس سے قبل اپنی کتب تریاق اور نزول المسیح میں کچھ نمونہ درج کر چکا ہوں' مگر آج ۱۴۰ نشانات درج کرنے کا سلسلہ شروع کرتا ہوں۔ تمام معجزات تو ہزار جزو کی کتاب میں بھی نہ آویں چلو "مالا یدرک کلہ لایترک کلہ" چنانچہ قادیان کے عیار و شاطر نے اپنے دیسی اور ولایتی تمام ہرکاروں کو جمع کر کے یہ سلسلہ شروع کیا تو چھانٹ پھٹک کر لکھتے گئے کہ یہ اقرار ہوف بھی یاد نہ رہا تھی کہ مقدار اس سے بڑھ کر ۱۸۷ تک جا پہنچی حقیقۃ الوحی ص ۹۲ تا ۲۸۶ آخری ۱۸۷ نشان "جنازہ تھا" اس کے بعد کہا کہ میں نے یہ سلسلہ اختیاراً ختم کیا ہے کہ بہت کم گواہوں کا ذکر کیا گیا ہے مگر ماوراء ان کے کئی ہزار گواہ ہیں جن کے سامنے یہ پیشگوئیاں کی گئیں اور وہ پوری ہو گئیں گویا اب نشانات کا عنوان بدل کر ان کے گواہوں پر آ گیا جو کہ بہر حال زیادہ ہی ہوں گے۔ یہ ایک چکر ہے اس کے بعد لکھا کہ: "میرا ارادہ تھا کہ ان نشانوں کو تین سو تک اس کتاب میں لکھوں تریاق اور نزول المسیح والے اور دوسرے تمام نشان اس میں لکھوں تاکہ تین سو کا عدد پورا ہو جائے مگر تین روز سے بیمار ہوں' آج ۱۹ ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قدر غلبہ مرض اور نقاہت کا ہے کہ لکھنے سے مجبور ہوں' اگر خدا نے چاہا تو براہین پنجم میں یہ تین سو کا عدد پورا لکھوں گا' بالآخر اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان نشانوں سے کسی مسلمان کا دل تسلی پذیر نہ ہو اور ایسا شخص ان لوگوں سے ہو جو الہام و وحی کا دعوٰی کرتے ہیں تو اس کے لئے دوسری راہ کھلی ہے کہ میرے مقابلہ میں اپنے قومی اخبار میں اپنے الہام شائع کرتا رہے اور دوسری طرف میں اپنے اخباروں میں کروں گا۔" (حقیقۃ الوحی)

ناظرین! مرزا صاحب نے ان ۱۸۷ نشانات میں ہر گرا پڑا نشان چن چنا کر جڑ دیا ہے پھر کہیں جا کر نوبت یہاں تک پہنچی کہ آخر بیماری کا بہانہ بنا کر بھاگ نکلے جیسا کہ مباحثات میں بھی جناب کی عادت بھاگنے ہی کی تھی۔ مباحثہ لدھیانہ و مباحثہ دہلی سے بھی بھاگے اور مباحثہ امرتسر سے بھی اسی طرح بھاگے' ایسے ہی یہاں بھی بھاگنا پڑا۔ (آخر ابلیس فطرت کی یہی چال ہوتی ہے)

اے مرزا قادیانی! تو نے شروع میں یہ لکھنے کا وعدہ کیا تو اتنے ہی درج کر کے معاملہ ختم کر دیتا تاکہ عزت بھی رہ جاتی اور یہ فضول ذلیل و حجت بھی نہ کرنا پڑتی مگر کاذب ایسے ہی ہوتے ہیں کہ جان بوجھ کر ذلت و خفت میں پڑتے ہیں پھر براہین پنجم میں تین سو تک پہنچانے کا وعدہ کیا وہ بھی محض غلط اور جھوٹ۔ وہاں اس طرح سیریل نمبر لگا کر ایک بھی نہیں لکھ سکے جبکہ شروع میں کلیہ بنایا کہ پہلے پچاس جسے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر وعدہ پورا ہو گیا' کیونکہ پچاس اور پانچ میں صرف صفر کا فرق ہے۔ حضرات ملاحظہ کریں کہ کاذب اور نوسرباز ایسے ہی ہوتے ہیں پہلے ارادہ کا لفظ استعمال کیا پھر آخر میں وعدہ کا لفظ (جو کہ صحیح ہے) استعمال کر کے دنیا جہان کی ذلتیں اپنے سر لے لیں مگر براہین میں نہ تین سو نہ تیس نہ تین کچھ بھی نہ لکھا سارا معاملہ ہی گول کر گئے۔ دراصل ملکہ برطانیہ کا یہ چہیتا ٹاؤٹ ہمہ قسم کی حقیقت و واقفیت سے سو فیصد تہی دست تھا اس لئے اپنی تحریر و زبان سے مکر و فریب کے ایسے ہی جال بنتا رہتا تھا' کبھی مذہب کے عنوان سے اور کبھی اپنے الہام و وحی کے عنوان سے' کبھی ارادہ اور پھر وعدہ حالانکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور کبھی

نشان اور بھی نشانات کے گواہ‘ آپ نے ایسا شاطر بھی دیکھا بھی ہے؟

مرزا جی کی اپنی ناکام نشانیوں اور معجزات پر مکروفریب کا پردہ:

ناظرین! یہ بات تو واضح ہے کہ مرزا کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور نہ ہی ہونی تھی چاہے وہ آتھم والی پیشگوئی ہو یا محمدی بیگم والی‘ بکر وثیب والی ہو یا حجاز میں ریل والی‘ مکہ و مدینہ میں مرنے کی ہو یا حج بیت اللہ کرنے کی۔ مولانا محمد حسین بٹالوی اور دیگر مخالفین کی اطاعت کا مسئلہ ہو یا دوسرے مخالفین کے مغلوب ہونے کا۔ زلزلوں کا چکر ہو یا طاعون کا غرضیکہ ہر طرف ناکامی ہی ناکامی ہے۔ مگر عوام الناس کو اپنی پیشگوئیوں پر مکروفریب کا پردہ ڈال کر مزید دھوکے میں ڈالنے کی خوب کوشش کی اور کچھ باتیں خود ہی اس کی زبان و قلم سے سرزد ہو گئیں جو اس کا ارادہ نہ تھا‘ مگر سبقت لسانی کا کرشمہ ظاہر ہو گیا اب آپ پہلے ذیل میں مرزا صاحب کے اصول بھی سن لیں:

(۱)...... مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میری پیشگوئیوں میں تخلف ہو سکتا ہے کیونکہ وہ درپردہ اندرون خانہ مشروط ہوتی ہیں لہذا اگر کچھ حصہ ظاہر نہ ہو تو مدعی جھوٹا نہیں ہوگا‘ کیونکہ وہ خفیہ شرط آڑے آجاتی ہے جیسا کہ قرآن مجید سورۃ المومن میں رب کریم کا ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: ”اگر یہ مظلوم حق پر ہوا تو تمہیں اس کے بعض (سب باتیں) وعید پہنچ کر رہیں گے۔“

دیکھو بعض فرمایا کل نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ وعید میں تخلف جائز ہے جیسا کہ محمدی بیگم کی پیشگوئی بظاہر کامل طور پر ظاہر ہوئی کیونکہ اس کے عزیز و اقارب ڈر گئے تھے لہذا سلطان احمد نہ مرا۔ اسی طرح آتھم بھی دل سے ڈر گیا تھا اس لئے وہ بھی بچ گیا۔ حالانکہ ڈرنے ڈرانے والی کوئی بات نہ تھی محض مرزا جی کی ذلت و رسوائی کا اعلان قدرت الٰہی نے کرنا تھا سو وہ ہو کے رہا‘ جیسے بکر وثیب مکہ و مدینہ کے درمیان ریل کا مسئلہ۔

ناظرین کرام! مرزا جی کی پیشگوئیاں کس نوعیت کی ہیں؟ تقریباً تمام کی تمام وعیدی ہیں‘ کیونکہ الفت و محبت تو اس کے پاس بھٹکا بھی نہ تھا لہذا ہم پہلے ان کی چھان پھٹک کریں گے پھر جو باقی بچیں گی ان پر بحث کریں گے۔

(۱)...... مرزا جی نے حضرت مسیحؑ کے بارہ میں لکھا ہے کہ:

”اس درماندہ انسان (معاذاللہ) کی پیشگوئیاں کیا ہیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے‘ قحط پڑیں گے لڑائیں ہوں گی۔ اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴)

معلوم ہوا کہ یہ باتیں عام ہیں یہ پیشگوئیاں نہیں بن سکتیں تو ہم اب مرزا کی فہرست سے یہ باتیں نکال کر باقی میں گفتگو کریں گے۔

(۲)...... ”کسی کے ہاں لڑکا ہونا یہ نہ ہونا یا مر جانا عام سی بات ہے یہ دائیں بھی جانتی ہیں لہذا یہ بھی کنڈم۔“

(۳)...... جس پیشگوئی کو ملہم اپنے لئے نشان صداقت بنائے وہ بھی غلط یا مشروط نہیں ہوگی‘ جیسے محمدی بیگم کی پیشگوئی کہ اس سلسلہ میں مرزا جی کو وحی ہوئی جبکہ یہ بوقت مرض دنیا سے رخصت ہو چلے تھے تو الہام ہوا کہ یہ نکاح تیرے رب کی طرف سے جس میں تو کوئی شک نہ کر پھر مرزا جی نے اس پر حدیث رسول بھی پیش کی کہ حدیث میں مسیح کے متعلق ہے کہ ”یتزوج ویولدلہ“ وہ نکاح کرے گا اور اولاد بھی ہوگی پھر بھی تخلف ممکن ہو جائے تو دنیا میں کوئی بھی پیشگوئی صحیح نہیں نکل سکتی۔ مرزا جی نے اس کی چھ شقیں بنا کر لکھا ہے مگر تمام ایچ پیچ ہباً منثوراً ہو گئے۔ مرزا جی بے نیل و مرام دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(۴)...... ایک قاعدہ یہ پیش نظر رکھیں کہ مرزا کی پیشگوئی کے ابتدائی الفاظ کو سامنے رکھ کر بات کیجئے۔

مرزا جی نے سب کو وعیدیں سنائیں لڑکی کے باپ کو خاوند کو مگر محمدی بیگم کو نہیں‘ مگر دنیا گواہ ہے کہ اس سلسلہ میں محمدی بیگم کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ اگرچہ تقدیر الٰہی سے نہ کہ کسی پیشگوئی سے خود اس کا باپ فوت ہوا۔ یہ کڑی بھی ملحوظ خاطر رہے نہ سلطان احمد کو نہ محمدی بیگم جبکہ نکاح کرانے والے ان کے اقارب اور کرنے والے محمدی بیگم اور سلطان سب شریک ہیں۔ مرزا جی نے مسیح کے حق میں حج بیت اللہ کی پیشگوئی بھی کی تھی اور دیگر کئی امور فرمائے تھے‘ مگر ان میں سے ایک بھی پورا نہ ہوا‘ حالانکہ مرزا جی کہتے ہیں کہ کسی پیشگوئی کا صحیح نکلنا اس کی صداقت کی دلیل ہے تو اس لحاظ سے جب پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو گویا نفس پیشگوئی ہی صحیح نہ تھی۔ یہ مفتری از خود پیشگوئی گھڑ رہا ہے۔ جیسا کہ ملہم کا پیشگوئی کا جھوٹا نکلنا سب سے بڑی رسوائی ہے (تریاق)۔

ناظرین کرام! اس اصولی تمہید کے بعد اس موقع پر مرزا جی نے اپنی پیشگوئیوں کے گرد ان کے تحفظ کے لئے جو حصار بنایا ہے‘ ہم نے اسے توڑا ہے تاکہ اس ضمن میں ہر موقع پر مرزا جی کا مکروفریب واضح ہو جائے ویسے یہ مسئلہ اپنی جگہ درست ہے کہ وعیدی پیشگوئیاں مشروط ہوتی ہیں‘

جیسے فرمایا: "استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم الخ فرمایا فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا۔" مگر مرزا جی کے پیش کردہ دلائل یہاں فٹ نہیں ہو سکتے۔

ناظرین کرام! مرزا جی نے لکھا کہ وعیدی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوتیں بوجہ شرط کے دیکھو اللہ نے فرمایا ہے:

ترجمہ: "اگر یہ شخص سچا ہوا تو تمہیں بعض وعید کی پیشگوئیاں ضرور پہنچ کر رہیں گی۔" (المؤمن)

گویا مرزا جی دنیاوی طور پر ہی ظہور پیشگوئیوں کی تقسیم کر رہے ہیں کہ بعض پوری اور بعض موقوف' حالانکہ اس کا واضح مفہوم یہی ہے کہ تمہیں بعض وعید سے سابقہ پڑے گا وہ بعض دنیا کا حصہ ہے اور بعض یعنی اخروی عذاب آخرت میں ملے گا' مثلاً قریش مکہ جو بدر میں ہلاک ہوئے یہ ان کے کرتوتوں کا کچھ بدلہ تھا اور کچھ آخرت میں بھگتنا پڑے گا۔ مرزا جی ایسا معنی کر کے آخرت کے منکر بن رہے ہیں۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ترجمہ: "ہم چھوٹا عذاب دیتے ہیں بڑے عذاب سے پہلے تاکہ یہ باز آجائیں' یعنی دنیا کے معمولی عذاب قحط' بیماری سے متنبہ ہو کر اپنی کرتوت بد سے باز آجائیں تو خیر ورنہ آخرت کا دائمی عذاب ان کے لئے مقدر ہے۔"

اسی طرح باغوالوں کو فرمایا:

کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون

ترجمہ: "یہ گرفت الٰہی خدا کی ناشکری پر اسی طرح آتی ہے پھر بھی اگر نہ سدھرے تو آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے' جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی کاش کہ یہ لوگ اس حقیقت کو جان لیتے۔"

تو بعض سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں عذاب کا حصہ نہ کہ پیشگوئی کا تجزیہ کہ بعض پوری ہو جاتی ہے اور بعض ٹال دی جاتی ہے یعنی محمدی بیگم کا باپ تو مر جائے' مگر خاوند سلطان احمد نہ مرے اور محمدی بیگم بھی سلامت رہے۔ آتھم بھی نہ مرے۔

مرزا کا دوسرا حصار:

یہ ہے کہ سورۂ ھود میں رب کریم نے جنتیوں کے متعلق فرمایا بطور وعید کے کہ: خالدین فیہا مادامت السموٰت والارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید (ھود:۱۰۸)

ترجمہ از مرزا جی: "کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے' لیکن اگر تیرا رب چاہے' کیونکہ وہ جو کچھ چاہے اس کے کرنے پر وہ قادر ہے لیکن بہشتیوں کے لئے ایسا نہیں فرمایا کیونکہ وہ وعدہ ہے وعید نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۸۹)

یعنی آیت ۱۰۸' وعید ہے وہاں الا ماشاء ربک سے استثناء فرمایا مگر بہشتیوں کے لئے الا ماشاء ربک نہیں فرمایا جبکہ اگلی آیت ۱۰۸ میں بہشتیوں کے لئے بھی اسی عنوان سے ہے ذرہ فرق نہیں۔ دیکھو ظالم نے خدا پر افتراء باندھ دیا آیت الٰہی کا انکار کر دیا۔

ناظرین کرام! یہ ہے مرزا جی کی مجددیت اور مہدویت کہ قدم قدم پر کذب و افتراء نہ خدا سے شرم نہ رسول ﷺ سے حیا العیاذ باللہ اتنا جھوٹ یہ عیاری و مکاری اس پر دعوائے مجددیت' مہدویت' مسیحیت اور وحی رسالت' لعنۃ اللہ علی الکاذبین صاحب مجدد تو آئے ہیں' دین سے ہر قسم کی آلائش دور کرنے اور اسے اصلی صورت میں پیش کرنے کے لئے۔ قرآن کریم کا ایک ایک نقطہ اہل اسلام کے سامنے نمایاں کرنے کے لئے سنت۔ نبوی کی ایک ایک جزی آشکارا کرنے کے لئے نہ کہ آیتیں ہضم کرنے کے لئے اور سنت کی تحقیر و توہین اور اس کو تختہ مشق بنانے کے لئے۔ ملحدانہ تحریفات اور ابلیسی تاویلات کا چکر چلانے کے لئے یہ ہے مرزا جی کی جیاد اور ابتداً کے سلسلہ کا اندازہ خود لگالیں۔ اپنی چکر بازی کو تحفظ دیتے ہوئے مزید باطل پر حق کا ثبوت دے دیا کہ ہر نشان میں مکر و فریب اور کذب و افتراء کی خوب مشق کی چنانچہ ذیل میں مرزا کی پیش کردہ پیشگوئیوں کی حقیقت بھی واضح کرتے ہیں:

(۱)...... مرزا جی لکھتے ہیں کہ پہلا نشان:

ترجمہ: "ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد اللہ تعالیٰ کھڑا کرے گا' جو دین کو تازہ کرے گا۔" (رواہ ابوداؤد)

یہ بات بالکل درست ہے کہ ہر صدی میں مجددین پیدا ہوتے رہیں گے' مگر آپ نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ سابقہ تمام مجددین کی سنت اور طریقے کے خلاف ہیں' کسی نے بھی وحی الہام کا ایسا کاروبار نہیں کیا کسی نے کوئی پارٹی بازی نہیں بنائی عقائد اسلام میں ترمیم و تنسیخ کا چکر نہیں چلایا۔ ان کی ذات پر ایمان لانا کہ یہ مجدد ہیں' کسی ایک نے بھی نہیں کیا' حتیٰ کہ ان کے آپ نام بھی نہیں بتا سکتے اور یہ حدیث اسی طرح ہے جیسا کہ دوسری احادیث ہیں چنانچہ فرمایا:

☆ لاتزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لایضرھم من خالفھم

☆ یحمل ہذا العلم من کل

خلاف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین و تاویل الجاہلین۔

جب مجدد کا تعین کرنا اور اس پر ایمان لانا ضروری نہیں تو تیری چکر بازی محض ایک تماشا ہو گا لہذا من (جو) کلمہ عامہ ہے واحد کے لئے نہیں جیسے فرمایا "ومن الناس من یقول الخ 'ومن الناس من یعبدالله علی حرف ومن الناس من یشتری" تو اس طرح کے لوگوں کی جماعت کا ذکر ہے نہ کہ اس کا مصداق فرد واحد ہے پھر بعد میں تم نے خدا بخش مرزائی کے حوالے سے عسل مصفی۔ کتاب بھی لکھی ہے جس میں پہلی صدی سے لیکر تیرھویں صدی تک کے تمام مجددین کا صدی وار اندراج بھی کیا ہے' کسی صدی میں دو مجدد کسی میں تین کسی میں چھ حتی کہ ایک صدی میں چودہ مجدد بھی ذکر کر دیئے ہیں تو اس سے ہمارے ضابطہ کی تائید ہو گئی کہ من کا مصداق فرد واحد نہیں بلکہ عام ہے اور دوسری بات یہ کہ سب کا نام وغیرہ اللہ کے علم میں ہے یہ بھی غلط ٹھہری کیونکہ خدا بخش نے کہاں سے تمام مجددین کے نام نکال لئے جو تجھے معلوم نہیں تھے' آخر اسے کسی الہام سے معلوم تو نہ ہوئے مطالعہ کتب سے ہی اسے معلوم ہوئے تیرا کہنا تم ہر قوم کے نبی بتلا دو ہم مجدد بتلا دیں گے یہ کہاں تک ہوئی؟ کہاں مقام نبوت اور کہاں مقام مجددیت' مقام نبوت اللہ عطا کرتے ہیں جس کا ماننا فرض ہے' مگر مجدد پر ایمان لانا ضروری نہیں پھر تو نے اپنی علامات وہی بتلائیں جو کہ تو نے بنو ان اسرائیلی کے نام سے حضرت مسیح کی بتلائیں تھیں۔ تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ لوجی اس نادان اور تو سرباز مغل بچہ نے اپنی نشانیاں یہی بتلائیں کہ قحط پڑیں گے زلزلے آئیں گے' مری یعنی بیماریاں آویں گی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴)

اب بتلایئے کہ پھر تمہارے پلے کیا رہ جائے گا ماسوائے مکاری اور فریب کے' پھر تو نے کہا کہ سابقہ مجدد جزوی تھے میں تمام عالمین کا مجدد ہوں یہ کہاں لکھا ہے کہ اخیر زمانہ میں ایک مغل بچہ تمام دنیا کا مجدد ہو گا' بتلاؤ کس آیت یا حدیث میں ہے پھر آکر چلا بھی گیا مگر کچھ بھی اصلاح نہ ہوئی ماسوائے ضلالت و گمراہی میں اضافہ کے' مگر جب مسیح برحق آئے گا مہدی ربانی آئے گا تو تیری پھیلائی ہوئی تمام گمراہیاں کافور ہو جائیں گی دین برحق پوری آب و تاب کے ساتھ چار دانگ عالم میں پھیل جائے گا نہ کوئی قادیانی ہو گا نہ صلیبی نہ یہودی اور نہ کوئی ملحد اور دھریہ' بلکہ صرف ملت واحدہ اسلام ہی باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ تو نے بھی حقیقی مسیح کی یہی علامت بتلائی ہے۔ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کا ربع تو گزر گیا مگر کوئی مجدد تو نہ آیا' بس تو نے صدی شروع ہونے سے قبل دعویٰ داغ دیا کہ مجدد میں ہی ہوں عجیب بات ہے کہ مجدد کا زمانہ مقرر نہیں اور مہدی صرف سات سال رہیں گے اور مسیح چالیس سال تک اور جھول ۲۳ سال تکرار مکرر تو لال بجھکڑ سب کا مجموعہ بن گیا۔ مہدی سات برس رہیں گے اور تو پچیس سال سے واویلا کر رہا ہے تو پھر مہدی کہاں کا ہوا۔ تو نے ۱۸۹۱ء میں دعوائے مسیحیت کیا اور ۱۹۰۸ء میں چلا گیا' چالیس سال پورے نہ کئے لہذا تیرا دعوائے مسیحیت بھی باطل ۱۹۰۱ء میں تو نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سات سال بعد رفو چکر ہو گیا' لہذا تو مدت نبوت بھی پوری نہ کر سکا' تو اس میں بھی قبل از وقت چلا گیا گویا تو آیا بھی بے وقت اور گیا بھی بے موسم' باقی تیری کسر صلیب بھی سب کو معلوم ہے کہ تیرے آنے سے ہی اس کو تقویت ملی۔ عجیب چکر ہے کہ سایہ صلیب میں پروان چڑھنے والا کاسر صلیب کہلائے پھر علمی دلائل سے صلیب تو نزول قرآن سے ہی ٹوٹ چکی ہے اب تو زمانہ توڑنے کا وقت ہے وہ تیرے بس میں نہیں۔ لہذا تو ہر طرح سے ناکام و نامراد' باقی اگر تو کہے کہ دلائل سے کسر صلیب مراد ہے تو یہ بات آج سے چودہ صدیاں پیشتر قرآن عظیم کر چکا ہے' مولانا رحمت اللہ کیرانوی بہت بڑے صلیبی یعنی فانڈر کی کمر توڑ چکے ہیں۔ ہاں ہاں تو تو...... بھی نہ توڑ سکا دیکھ ذرا آتھم کا معاملہ کہ پندرہ دن اس کے ساتھ مغز ماری کرتا ہے جب کچھ نہ بنا تو ایک الہام کا بہانہ بنا کر رفو چکر ہو گیا۔ ذرا ادھر دیکھ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کا آہنی پنجہ فانڈر آیا تو دو دن بڑی مشکل سے نکالے تیسرے دن راتوں رات ہی ملک ہند سے بھاگ گیا کہ دوبارہ ادھر کا نام بھی نہیں لیا۔ ارے مکار! بندہ نے کسر صلیب نامی جو رسالہ لکھا ہے اس کو سالہا سال بیت گئے مگر کسی صلیبی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی ازاں بعد راقم نے "تحریف بائبل پر مشتمل ۸ ہزار صفحات" وہ کتاب لکھی کہ جسے تو نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہو گا۔ یہ تو دلائل و براہین بائبل کا معاملہ ہے لیکن مسیح برحق اگر تو بالفعل والعمل کسر صلیب کے لئے آئیں گے تو لوگوں کو دھوکا نہ دے۔ اگر تو کہے کہ ہم نے عیسائیوں کا خدا (وفات مسیح کا عقیدہ پھیلا کر) مار دیا ہے تو یہ کام بھی تجھ سے پہلے سر سید وغیرہ مرزائیوں کو اسے مسیح موعود ماننا چاہئے تھا نہ کہ تجھ لال بجھکڑ کو۔

ناظرین کرام! یہ بات ہمیں تسلیم ہے کہ آخری زمانہ کے مجدد عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے جبکہ مرزا جی تو گزشتہ چودھویں صدی کو آخائی قرار دے کر اس کے مجدد اور مسیح بن بیٹھے تھے' مگر بری طرح ذلت اٹھائی کہ چودھویں صدی

آخری صدی نہ بن سکی' بلکہ اب معاملہ آپ کے سامنے ہے کہ پندرھویں کے بھی انیس برس گزر رہے ہیں' لہذا اظہر من الشمس ہوگیا کہ مرزا کذاب اور دجال تھا ورنہ ۱۴۰۱ھ کا سورج طلوع نہ ہوتا مگر جناب آج میری بات مان جائیں اور صدق دل سے مان جائیں کہ واقعی مرزا ایک خطرناک انگریزی ایجنٹ تھا اسے دین و مذہب سے رتی بھر واسطہ نہ تھا' اس نے محض ایک ڈرامہ رچایا تھا۔ اور سنو! مرزا جی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" ص ۹۵ پر لکھا ہے کہ :

"میں سچا ہوں' سچا ہوں اور عقیدہ نزول مسیح ایک وہم اور باطل عقیدہ ہے یاد رکھو کہ موجودہ نسل کے لوگ مر جائیں گے' مسیح نہ آئے گا پھر ان کی اولاد بھی مر جائے گی پھر ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی' مگر مسیح کو اترتے نہ دیکھیں گے' لوگ بد دل ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے کہ مسیح آنے والا ہے حتی کہ تیسری صدی تک دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔"

ناظرین کرام! انسان کو کچھ تو حیا چاہئے دیکھو مرزا کس بری طرح پھنسا ہے اور پھنسا بھی دونوں طرف سے ہے وہ یہ کہ ایک طرف اس نے چودھویں صدی کو آخری صدی قرار دے کر اپنے آپ کو اس صدی کا مجدد قرار دیا تھا' اسے خوب معلوم تھا کہ میں دجال و کذاب ہوں مجھے اپنے منظن لال اور ٹیچی پر کوئی اعتبار نہیں وہ تو ویسے ہی بے پر کی اڑایا کرتے ہیں اور ان کے خدائے صاعقہ اور یلاش بھی ایسے ہی ہیں لوگ بھول گئے میری مکاری میں آگئے۔ وحی تو جبرائیل لایا کرتے تھے۔ اب وحی کے سلسلہ میں ان کا آنا موقوف ہے اور وحی کا بھیجنے والا خدائے ذوالجلال تھا' اس نے بھی وحی کی بندش کا اعلان کر دیا ہے تو طریقہ حق سے وحی کیسے آسکتی ہے' میں نے تو مریدوں کو الو بنایا۔ سچے سلسلہ وحی کو دور طرف کر کے خدائے یلاش اور صاعقہ کے جعلی اور دیسی ولایتی پرکارے کا ایک نیا سلسلہ قائم کر لیا جو مجھے اوٹ پٹانگ سنا کر خانہ پری کر لیا کرتے تھے۔ یہاں نہ تو کوئی مذہب کا مسئلہ تھا اور نہ خدا و رسول کی کوئی بات تھی' محض فراڈ ہی فراڈ تھا جو کہ میں نے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے چلا رکھا تھا۔ دیکھو ایک طرف اپنی ہی حیات میں کامیابی کا دعویٰ دوسری طرف تین صدیوں کا معاملہ قادیانی الووں کو سمجھ میں نہ آیا بھلا کون مجدد تھا؟ اور کونسا مہدی؟ کون مسیح موعود اور کون ظلی بروزی اور جعلی نبی؟ واہ رے قادیانی الووں دنیا کا کوئی مفکر اسکالر ہے جو میرا ایک قول ہی بلا تناقض نکال کر دکھائے سوائے حرمت جہاد اور انگریزی ایجنٹی کے تو مجھ سے منہ مانگا انعام پائے ہے کوئی قادیانی جیالا۔ ہاں بھی سچا مہدی اور مسیح آخری زمانہ میں آئیں گے صدی کا کوئی تعین نہیں اور آخر خدا اور سول کی فرمائی ہوئی ایک ایک بات ظاہر ہو گئی اس وقت ایک ہی مذہب یعنی دین محمدی کا ڈنکا ہی چار سو بجے گا نہ کوئی عیسائی رہے گا' نہ قادیانی' نہ کوئی یہودی نظر آئے گا' نہ کوئی دیگر ملحد' چار دانگ عالم میں ایک ہی آواز گونجے گی اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ الخ.....

جی صاحب ایک بات اور بھی سنئے جانیے کہ مرزا جی اپنی کتاب ازالہ اوہام' ایام صلح وغیرہ میں مجدد کی تعریف نہایت اونچی سطح پر کر رہے ہیں' گویا کہ اسے مقام نبوت پر ہی بٹھا کر اس کا ماننا فرض قرار دیا اور کہہ دیا کہ وہی وحی الٰہی سے بولتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ اخلاق والے' متقی' پرہیزگار' قرآن و حدیث کے جاننے والے اور محافظ ہوتے ہیں' ان کا انکار کفر و فسق ہے۔ تو جب مجدد کی یہ صفات ہیں اور مرزا جی سے پہلے ہر صدی میں حکم حدیث ایسے ہی مجدد آتے رہے تو یہ بھی فرماتے جایئے کہ کسی نے وفات مسیح کا عقیدہ پیش کیا بھی ہے' جب تجھ سے پہلے یہ بات کسی نے نہیں کی تو تو سب کا منکر ہو کر اور مخالف ہو کر کافر و فاسق کیوں بنتا ہے؟ جیسے انبیا کا دین ایک اصول دین میں کوئی فرق نہیں ایسے سچے مجدد بھی متفق ہوں گے۔ ابوداؤد ہی جس کتاب میں حدیث مجدد ہے جس پر تیری ساری بنیاد کا دارومدار ہے وہ تو تیرے دشمن ابو ہریرہؓ سے منقول ہے' اسی لئے تو نے ان کا اپنی کسی کتاب میں نام نہیں لیا اور پھر اسی ابوداؤد میں حضرت امام مہدی کے متعلق مستقل باب قائم ہے' جس میں حدیث مہدی ہے۔ اس حدیث کو تو کیوں نہیں مانتا؟ اسی کتاب ابوداؤد میں نزول مسیح کا تذکرہ ہے کہ اس حدیث کو کیوں نہیں مانتا وجہ فرق بتایئے؟

مرزا صاحب اپنا دوسرا نشان درج کرتے ہیں:

(۲)...... سنن دارقطنی میں ایک حدیث ہے امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ :

ترجمہ : "ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اس کی اول رات میں ہوگا' یعنی تیرھویں رات اور سورج کا گرہن اس کے بیچ کے دن یعنی رمضان کی اٹھائیس تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی بھی ظہور میں نہیں آیا۔ صرف مہدی موعود کے وقت میں اس کا ہونا مقدر

ہے۔"(حقیقۃ الوحی ص ۱۹۴)

واقعی مرزا جی نے سچ لکھا ہے کہ صادقوں کے منہ اور ہوتے ہیں کاذبوں کے اور۔ بھلا متن میں مہدی کے ساتھ رسول اور نبی کا لفظ کہاں ہے؟ خدارا کہیں تو ہیرا پھیری سے باز آجا۔

مرزا جی! آج تک کسی محدث نے دار قطنی کو صحیح نہیں کہا۔ صحیح بخاری تو ہے' صحیح مسلم ہے' صحیح ابن خزیمہ' صحیح ابن حبان ہے مگر صحیح دار قطنی آج تک من خلق السموات والارض کسی نے الصحیح نہیں کہا نہ ہی کسی نے لکھا۔ باقی سنن دار قطنی لکھا جو کہ کتب حدیث کی ایک قسم ہے جیسے سنن ترمذی' سنن ابی داؤد' سنن ابن ماجہ' نسائی وغیرہ۔ جناب من! یہ حدیث نہیں بلکہ محمد بن علی کا قول ہے۔ خدا جانے محمد بن علی کون ہے؟ چلو تیرے کہنے سے امام باقر کو محمد بن علی مان لیں تو بھی حدیث تو قول و فعل اور تقریر رسول ؐ کو کہتے ہیں۔ لہذا یہ روایت ہو سکتی ہے حدیث نہیں ہم اہل حق اہلسنت کے ہاں یہ بات مسلم اور متفق علیہ ہے۔(مجمع علیہ ہے)

صحیح احادیث بقول مرزا جی بھی بخاری اور مسلم کی ہیں باقی وہ جو ان کے موافق ہوں' باقی ضعیف' مرجوع' ہوئی صحیح بخاری میں فرمان پیغمبر اس طرح ہے کہ:

ترجمہ: "سورج چاند کسی ہستی کی موت یا پیدائش پر گرہن میں نہیں آتے' بلکہ یہ خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے' لہذا جب تم اس کو دیکھو تو فوراً نماز میں مشغول ہو جاؤ۔"

یہ ہے صحیح حدیث جس کو امام دار قطنی نے خسوف قمر کے آخر میں درج کیا ہے۔ بتا یہ دیا کہ ایسے اقوال بھی اسباب میں منقول ہیں بلکہ اہل اسلام کے ہاں خسوف و کسوف کی حقیقت وہی ہے جو حدیث بخاری (مذکورہ) میں ہے چنانچہ اس حدیث بخاری کو امام دار قطنی نے باب کے آخر پر رکھا لہذا اہل اسلام کی کتب حدیث و فقہ میں جو صلاۃ خسوف کسوف ہے اس میں مہدی تلاش کرنے کا کوئی لفظ یا باب نہیں۔ امام دار قطنی نے اس روایت کو خسوف و کسوف میں ہی نقل کیا اور آخر میں اہل حق کے نظریہ کے مطابق وہی بخاری والی حدیث نقل کر کے بتا دیا کہ اصل اور صحیح نظریہ اہل اسلام کا یہ ہے۔

ناظرین کرام! یہ مرزا جی تیرے مہدی ہیں جو نہ اہل حق کی تسلیم نہیں ہے یہ مرزائیوں کو ہی مبارک ہو۔ یہ مغل بچہ جس کو نہ دائیں کی تمیز نہ بائیں کی' جو کہ مجدد بھی ہے مسیح بھی ہے اور رسول بھی ہو گیا' نیز کرشن بھی اور بے سنگھ بہادر بھی بنا پھرتا ہے' اس کے اپنے ہی فرشتے تھے اپنی ہی وحی تھی جو ملکہ برطانیہ کی برکت سے ظہور پذیر ہوئی۔ ہمارے مہدی تو کفار سے جہاد کریں گے' یہ اول نمبر جہاد کا دشمن ہے۔ جس کے نشان بھی کروڑوں تھے مگر دکھا نہ سکا جو ہر چیز دیکھ کر وہی بننے کا دعویٰ کر دیتا ہے' مگر اس کی مینگنی کی سر توڑ کوشش کے باوجود ہر جگہ ناکام رہتا ہے' جیسے مسیح موعود بننے کے لئے پہلے مریم بنا پھر اسکو حمل ہوا پھر دس ماہ بعد اسے خود ہی پیدا ہو گیا جو اپنی خو بو اور طبیعت و کردار بعینہ مسیح ابن مریم کے مطابق بتاتا ہے۔ ایسے مسیح ابن مریم کے مطابق جو انتہائی متقی کردار کا آدمی تھا' جس کی والدہ کی پوزیشن بھی انتہائی خراب تھی اسی طرح قادیانیوں کا مسیح بھی کوئی اور ہی ہے جو ہمارے نہیں ہو سکتے۔

مرزا جی نے کہا ہے ایسے گرہن سوائے میرے کسی اور کے دور میں جمع نہیں ہوئے ہاں مجھ سے پہلے کسی اور کے دور میں ایسی ضلالت اور گمراہی بھی ظہور پذیر نہیں ہوئی لہذا ان صفات میں بھی منفرد اور یکتا تھا۔

اسلام میں یہ ضابطہ ہی نہیں کہ کسی ملہم کے زمانے میں خسوف جو قہر الٰہی کی نشانی ہے وہ اس کی نشانی بن سکے' کیونکہ "لا ینکسفان الموت احد ولا لحیوتہ" زمانہ جاہلیت میں مشہور تھا کہ خسوف یا کسوف کسی بڑے آدمی کی موت پر ظاہر ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ کے زمانے میں بھی وفات ابراہیمؓ کے دن ظاہر ہوا تو معلم کائنات ﷺ نے اس توہم کو رد کرنے کے لئے خطبہ ارشاد فرمایا کہ "شمس و قمر خدا کی قدرت کی دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات سے ظہور پذیر نہیں ہوتیں۔" ورنہ خطبہ نماز کسوف کا جزو یا حصہ نہیں۔ اسی طرح آج پھر اسی پہلے دماغ کے لوگ پیدا ہوئے تو ہم ان کو صحیح حدیث والا وہی خطبہ یاد دلاتے ہیں۔ لہذا یہ روایت محض گھڑنت ہے جو کہ مرزائیوں کو ہی مبارک ہو۔

مرزا جی کا کہنا کہ عرب پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں قمر نہیں کہتے۔ جناب من آپ نے بھی تو پہلی رات کے چاند کو چاند ہی کہا اور چودھویں رات کے کرہ کو بدر کہیں گے۔ اسی طرح لفظ چاند ہمارے محاورہ میں مجموعی طور پر اسم جنس کے طور پر ہے اور ہلال قمر اور بدر وغیرہ اس کی مختلف حالتوں کے نام ہیں' اور جواب دیکھئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱)...... "والقمر قدرنہ منازل...... الخ"

(۲)...... وھوالذی جعل الشمس ضیا...... الخ"

تو کیا پہلی رات کا چاند اسلامی ماہ کی تاریخ میں محسوب نہ ہوگا' کہتے ہیں آج چاند کی پہلی

تاریخ ہے۔ آج دو ہے' آج آٹھ ہے تو کیا یہ جملہ صحیح ہے؟ تو جیسے ہم عام چاند کو چاند بطور اسم جنس کے کہتے ہیں اسی طرح عرب اس کو قمر کہتے ہیں کوئی فرق نہیں۔

مرزا جی نے کہا کہ اہل بیت نقل روایت میں اسی طرح اختصار سے کام لیا کرتے تھے' حالانکہ یہ دین کا معاملہ ہے اہل بیت ہوں یا دیگر لوگ سند و اسناد کا مسئلہ ایک ہی طرح کا ہوگا۔ یہ کسی کے گھر کی بات نہیں یہ دین کی بات ہے' یہاں یہ تفریق کسی کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے ضابطہ یکساں ہے۔

انہی کی خلافت میں یہاں تو حضرت علیؓ کے حق میں ان کے بیٹے حسینؓ کی گواہی رد کر دی گئی' اسی طرح غلام قنبر کی بھی اور فیصلہ یہودی کے حق میں صادر کر دیا جاتا ہے کہ گواہی ضابطہ کے مطابق نہیں ہے۔ تو ایسے بڑے مسئلہ کے لئے یہ روایت غیر معتبر سمجھ کر رد کر دی جائے گی؟

تمہارا استدلال سراسر باطل ہے۔ پھر جناب مرزا جی بات چل رہی تھی امام مہدی کی! اس میں وسعت کس نے پیدا کی؟ ملہم یا رسول کے الفاظ کس ضمن میں بڑھائے گئے؟ بندۂ خدا کہیں تو شرم کر' ہر جگہ دجل و فریب جیسے تو پہلی یعنی تیرھویں کا لفظ لگا کر کام چلایا۔ اس طرح تو مہدی میں یا ملہم یا رسول کا اضافہ کر رہا ہے۔ آخر کچھ تو شرم چاہئے۔ تو خواہ مخواہ قانون قدرت' قانون قدرت کی رٹ لگا کر کفار کے زمرے میں شامل ہو رہا ہے کہ جو فلسفی خدا کے قانون کو موجود قوانین ہی میں بند کرتے ہیں ان کو تو تو کافر سمجھتا ہے کیونکہ قوانین نہایت وسیع ہیں جو عقل کے احاطہ و ادراک میں نہیں آ سکتے۔ دیکھئے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ۔ ارے مرزا جی! یہ قیدیں اور بند شیں کہ کسی نے دعوٰی الہام کیا تو اس کے عہد میں بھی یہ دونوں کسوف ہوئے کیسا مہمل کلام ہے کہ پہلے دعوٰی ہو پھر خسوف ظاہر ہوں۔

باقی صفحہ ۲۹ پر

Only Sunday: 6850257

HOUSING CENTRE

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

ڈیفنس' کلفٹن' احسن آباد' گلشن معمار میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کے لئے ہم سے رجوع کریں

HOUSING CENTRE

REAL ESTATE CONSULTANT

2-C, Sunset Line 4, Phase II,
Ext.D.H.A. Karachi-75500
Phone: 5881925-5881971 Pager: 10245,

رحمت نادر خان، چترالی

آغاخانیوں کی طرف سے انٹرنیٹ پر توہین آمیز خط

جناب رحمت نادر خان چترالی صاحب نے انٹرنیٹ سے آغاخانیوں کی ہفوات اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں توہین پر مشتمل خط وصول کر کے ہمیں بھیجا ہے جس سے آغاخانیوں کی دین دشمنی عیاں ہے، دشمنان اسلام کی سازشوں سے حفاظت کے لئے مضمون شائع کر رہے ہیں۔ (نقل کفر کفر نباشد) قارئین سے گزارش ہے کہ دل پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور آغاخانیوں کی دین دشمنی سے آگاہی حاصل کریں۔........(مدیر)

آغاخانی مذہب اور آغاخانیوں کی طرف سے اسلام کے خلاف ہمیشہ سے من گھڑت مغلظات اور نازیبا الفاظ استعمال ہوتے رہے ہیں، یہ صرف آج کی بات نہیں بلکہ اس قسم کے توہین آمیز خطوط ملتے رہتے ہیں، آج بھی آغاخان نیوز گروپ کی طرف سے ایک خط علاؤالدین ۲۳ کے نام سے آغاخانیت کی اندھیریوں سے نکل کر دین حق کی روشن کرنوں تلے عافیت کا سانس لینے والے مسلمان اکبر علی مر علی کے پاس ۲۱ اگست ۱۹۹۸ء بروز جمعہ بوقت ۱۳ :۲ منٹ پر انٹرنیٹ کے ذریعے پہنچا۔ انہوں نے اس خط کا جائزہ لیا اور آغاخانیوں کی طرف سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف کفریہ کلمات سے عالم اسلام کے مسلمانوں کو باخبر کرنے کے لئے انٹرنیٹ پر ۲۳ /اگست بروز اتوار بوقت ۳۹ :۱۹ منٹ پر (رحمت نادر خان) کے پاس بھیجا۔ اس خط میں نہ صرف صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی گئی ہے بلکہ حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے نام "بتوں" (لات، منات اور عزیٰ) کے نام پر رکھے گئے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ اس سے بھی تجاوز کر کے لکھتے ہیں کہ ابوبکر نے خلافت کی حاکمیت اپنے شیطان سے لی تھی، یہاں سے ان کا جھوٹا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے وہ خود اس سے قبل دو مقامات پر لکھ چکے ہیں کہ ابوبکر کی خلافت کہیں سے نہیں آئی

تھی اور آگے جاکر تیسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ انہوں نے خلافت اپنے شیطان سے لی تھی ان اقوال میں تضاد اس لئے ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور جھوٹ میں تضاد ہی ہوتا ہے...... یہاں یہ حضرات ذرا خود بھی غور فرمائیں کہ کیا حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ رسول ﷺ نہ تھے؟ کیا حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں حضرت ابوبکرؓ نے اس امت کو سترہ نمازیں نہیں پڑھائیں؟ کیا حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات ہی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نماز کی امامت نہیں کروائی؟

فکر کرنے کی بات یہ ہے کہ لفظ شیطان آخر کس کی طرف اشارہ ہے (نعوذباللہ) یہ اشارہ رسول اللہ کی طرف تو نہیں جا رہا؟ اس قسم کے گندے خیالات اور گندے عقائد کے باوجود جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "یہ کلمات میں نے اسلامی تاریخ، قرآن اور حدیث سے اخذ کئے ہیں۔" کیا یہ قلم پر ظلم نہیں؟ جبکہ خود قرآن پاک نے صحابہ کرامؓ کی شان کو بیان کرتے ہوئے صاف اعلان کیا ہے کہ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ (یعنی اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں) نیز صحابہ کرامؓ میں سب سے بڑا درجہ صدیق اکبرؓ کا ہے اس کے بعد حضرت عمرؓ کا اس کے بعد حضرت عثمانؓ کا اور اس کے بعد حضرت علیؓ کا...... لیکن یہ ظالم ان اکابر صحابہ کے بارے میں ایسے گندے خیالات رکھتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کی صف میں شمار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قرآن پاک کے بعد سب سے بڑا درجہ سنت رسول کا ہے اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں دو چیزیں تم میں چھوڑ جاتا ہوں ایک قرآن کریم اور دوسری میری سنت اگر ان کو مضبوطی سے پکڑ رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے۔

قرآن پاک کی جگہ یہ لوگ گنان شریف پڑھتے ہیں اور اس کو قرآن پاک کا درجہ دیتے ہیں اور سنت رسول ﷺ کو ایک مت کا درجہ دیتے ہیں نیز سنت رسول اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کو امت مسلمہ کی تباہی بتاتے ہیں، جبکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے فلاح پاؤ گے، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ کسی ایک صحابی کا نام لیکر دوسرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں توہین آمیز رویہ اختیار کیا جائے...... یہ ایمان نہیں بلکہ کفریہ عقائد ہیں جو آغاخانی فرقوں کی مذہبی کتابوں میں موجود ہیں ان گندے عقائد اور صحابہ دشمنی کو دل میں رکھتے ہوئے یہ فرقہ ایک زمانے سے ضلع چترال کے طول و عرض پر اور شمالی علاقہ جات گلگت، ہنزہ، بلتستان اور افغانستان کے شمالی علاقوں سمیت کئی

دوسرے مقامات پر سادہ لوح عوام کے درمیان ڈالروں کی قوت پر مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔

ان دنوں طالبان مجاہدین نے درہ کیان پر قبضہ کر کے افغانستان سے ان کی جڑوں کو بھی ختم کر دیا اب افغانستان سے مجبور ان کی نگاہیں ہٹ کر رحمدل پاکستان پر اس لئے پڑی ہیں کہ یہاں مجرموں پر رحم کیا جاتا ہے یاد رہے جب سے جناب نواز شریف صاحب نے وزیر اعظم ہاؤس خالی کر کے فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے اس وقت سے آغا خان کی دو کمپنیاں وزیر اعظم ہاؤس خریدنے کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہیں اگر پاکستان نے ایسی کوئی غلطی کی تو یاد رکھیں کہ یہ آئندہ پاکستان کی سالمیت کو خطرہ ہوگا' اس صورتحال میں پاکستان کے عوام (خصوصاً چترال کے عوام) کبھی برداشت نہیں کریں گے اور چترال کے عوام یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے کہ وہ اسلامی افغانستان کے ساتھ مل کر مکمل اسلامی نظام کے تحت حکومت قائم کریں اور ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ جس طرح افغانستان میں طالبان نے وہاں سے دشمنوں کو نکال کر دین حق کا جھنڈا بلند کیا انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان کے طلبہ بھی مذکورہ علاقوں سے بہت جلد ان کا جنازہ نکال دیں گے' خط میں حدیث غدیر قم کا حوالہ دیا ہے اور باقی حدیثوں کو غلط قرار دیا ہے اس لئے حدیث غدیر قم کے بارے میں چند کلمات پیش خدمت ہیں۔

حدیث غدیر قم اصل میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تالاب کے کنارے ایک جگہ درخت کے سائے میں کچھ دیر کے لئے صحابہ کرامؓ کے ساتھ آرام فرمایا تو اس وقت حضرت علیؓ کو مال کا خمس وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا اس مقام پر یہ حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو بعض صحابہ کرامؓ کو حضرت علیؓ کے بارے میں کچھ شکایت ہوگئی تھی جس کا ذکر اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ حضرت علیؓ کے بارے میں ایسی باتیں نہ کریں جن کا میں محبوب ہوں اور حضرت علی بھی ان کا محبوب ہے یا میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہے یہ بھی فرمایا کہ جو حضرات مجھ سے محبت کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ حضرت علیؓ سے بھی محبت کریں' یہاں پر نہ خلافت کی بات ہوئی' نہ امامت کی' صرف حضرت علیؓ کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو نصیحت کی گئی ہے جس سے صحابہ کرامؓ کی شکایت ختم ہوئی۔ (بحوالہ حدیث غدیر قم اور امامت)

ابھی خط کو من و عن انگریزی سے اردو ترجمہ کیا جارہا ہے' یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ نہیں لکھا گیا وہ قاری حضرات خود پڑھ لیں اس کے علاوہ بھی بہت سارے شرک کے الفاظ ہیں مگر نقل کفر کفر نباشد کی بنیاد پر نقل کیا جارہا ہے:

"سنت ایک بت ہے "ابوبکر' عمر اور عثمانؓ" لات' منات اور عزیٰ ہیں حقیقت میں مشرک وہ لوگ ہیں' جو لات' منات اور عزیٰ کے نقش قدم پر چلتے ہیں' لات' منات اور عزیٰ سے میرا مطلب ابوبکر' عمر اور عثمانؓ ہیں اور خلافت کا وہ دور جو سنت نبوی پر عمل ہوا وہ کلی طور پر شرک ہے۔

امام زمانہ جو خلیفۃ اللہ ہے اس کے سوا کسی کو ماننا شرک ہے' آپ قرآن پڑھیں سورۂ طٰہٰ میں دیکھیں جس میں سامری کا واقعہ درج ہے' سامری نے پیغمبر کے قدموں کے نیچے سے مٹی لے کر سونے کا بچھڑا بنایا تھا کیا پیغمبر کی سنت ایک بت نہیں ہے۔

جو لوگ امام (موسیٰ / ہارون) کو چھوڑ کر سامری (ابوبکرؓ) کے نقش قدم پر چلتے ہیں وہیں سے مسلم امت کا زوال ہوتا ہے اب میں کہتا ہوں کہ:

"آپ کو اگر سنت رسول پر چلنا ہے تو ضرور چلیں مگر اپنے آپ کو ان لوگوں کے برابر نہ سمجھیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں آپ ان سے بہتر ہیں یا نہیں کیونکہ آپ کو اپنے عقائد کی حقیقت معلوم کرنا باقی ہے ابوبکرؓ کو خلافت کی حاکمیت کس نے دی ہے ؟ (جواب دیتے ہوئے) کسی نے نہیں' عمرؓ کو خلافت کس نے دی؟ (جواب دیتے ہوئے) ابوبکرؓ نے دی جس کی خلافت کہیں سے نہیں آئی تھی' عثمانؓ کو خلافت کس نے دی ؟ (کہتے ہیں) کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے' عمرؓ سے لے کر اور عمرؓ سے جبکہ ابوبکرؓ نے اپنے شیطان سے لی تھی۔ علیؓ خلافت کی حاکمیت کس نے دی تھی؟

باقی صـ ۲۶ پر

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ

برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۳۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی

فون: ۷۵۰۰۲' ۲ جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

محمد یوسف فخری

حکومت پاکستان اور قیامِ پاکستان کے تقاضے

پاکستان نفاذ اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ نصف صدی سے زائد عرصہ بیت چکا ہر حکومت نے پاکستان کے تقاضوں کو پورا کرنے سے پہلوتہی کی اور تاحال نفاذ اسلام کا مسئلہ حل نہیں کیا گیا جو کہ موجودہ حکومت کے لئے بالخصوص لمحہ فکریہ ہے!! جناب محمد یوسف فخری صاحب نہایت آسان انداز میں حکومت پاکستان سے نفاذ اسلام کے تقاضے پورے کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں ملاحظہ فرمایئے.......... (مدیر)

اخبار میں جب پڑھا کہ "عیدالفطر" میں شاہی مسجد لاہور کے اجتماع میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر جھوٹا دعویٰ نبوت کیا' اس پر فی الحال کچھ رد عمل نہ ہوا اور وہاں موجود اعلیٰ افسر حضرات نے بھی کچھ نہ کیا اور پولیس رسمی کارروائی کے بعد ملزم کو پکڑ کر لے گئی۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ یہ مسلم ملک پاکستان جس پر آج دنیا کے تمام ممالک اسلامی کی نظریں ہیں اور ممالک غیر اسلامی آج اس ملک کو ہی ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ یہ بہت اہم ملک ہے کہ اس میں رہنے والے اپنے دین کے پکے ہیں اور اگر یہ ترقی یافتہ ہو جائے تو سارے ممالک اسلامی کامران نظر آئیں گے اور اگر اس کو جکڑ لیا گیا تو دوسرے ممالک کا ہاتھ میں آنا کوئی مسئلہ نہیں لیکن......

آج یہ ملک اتنی بڑے حیثیت ہونے کے باوجود' مسلم ملک کہلانے کے باوجود' مسلمانوں کی کثرت ہونے کے باوجود' اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے لوگوں کے موجود ہونے کے باوجود' دنیا کی نظریں اس پر ہیں اور اس ملک میں مسلمانوں کو ان کے سچے اور پاکیزہ دین اور صادق و امین حضرت محمد مصطفیٰ رحمت مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کرنا چاہ رہے ہیں کہ ان کا تعلق اس سے ختم ہو جائے' تو کبھی یہ باطل لابیوں کے افراد قرآن مجید فرقان حمید میں تحریف کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں' کبھی منکرین حدیث کا فتنہ کھڑا کرتے ہیں' کبھی منکرین ختم نبوت کو کھڑا کر دیتے ہیں' کبھی علماء کرام کی توہین کرنے والوں کو دیوار بنا دیتے ہیں' کبھی اسلاف کو برا کہنے والے بدبختوں کی سرپرستی کرتے ہیں' کبھی علماء عظام کو شہید کرتے ہیں' کبھی نوجوان لڑکوں اور گود کے بچوں کو مار ڈالتے ہیں اور یہ ظالم بدبخت مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے ایسی فلمیں بناتے ہیں جس میں یہ دکھاتے ہیں کہ مسلمان صرف آپس میں لڑتے رہتے ہیں' کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے' آپ کے صحبت یافتہ شاگردوں کو جن کے نام کے ساتھ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اور لگاتے ہیں ان کی عزت و ناموس پر طنز کیا جاتا ہے' کبھی کسی امام کو برا کہا جاتا ہے' کبھی کسی داعی کا مذاق اڑایا جاتا ہے' کبھی مجاہدین اسلام کو زندہ ایک گڑھے میں دفن کر دیا جاتا ہے' کبھی ان کو اس طرح مارا جاتا ہے' جس کی وجہ سے چہرے کے دانت نکل آتے ہیں' جسم پر زخم پڑ جاتے ہیں' یہ باطل کے پیروا پنے ظلم کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں' لیکن میرا رب اب تک اپنی زبردست صفت حلمیت' بردباری' دانائی کی بنا پر ان کو چھوڑے ہوئے ہے' کبھی کبھی ہلکا سا جھٹکا زلزلہ یا سیلاب کی صورت میں بھیج کر یاد دہانی کرواتا ہے لیکن یہ باطل والے اپنے خسران کو پہنچ چکے ہیں اور اتنی گہرائی میں جا چکے ہیں کہ اوپر والی سطح پر آنا ممکن نہیں الا ماشاءاللہ۔

یہ باطل طبقات اسلام کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے کر رہے ہیں' لیکن ملک کے حکمران خاموش ہیں ابھی جب نواز شریف صاحب کا صدر بل کلنٹن سے ملاقات کے لئے جانا ہوا تھا تو اخبارات میں اس طرح شور مچایا جا رہا تھا اور جب لوٹے تو اخبارات میں سرخیاں لکھی ہوئیں تھیں کہ "دورہ لندن کامیاب رہا" معلوم نہیں یہ کونسا دورہ تھا جو کامیاب رہا' پتا نہیں کیا کہا گیا ہوگا' کسی کی برائی کرنا مقصود نہیں بلکہ صرف اتنا ضرور کہوں گا کہ اس ملک کو جس وجہ سے بنایا گیا تھا وہ مقصد پھر زندہ ہونا چاہئے' اس ملک کے بننے میں ہزاروں علماء کی قربانیاں ہیں' ہزاروں مجاہدین کا خون بہا ہے' ہزاروں عورتیں بیوہ ہوئیں ہیں' ہزاروں بچے یتیم ہوئے ہیں' کتنے والدین اپنی اولاد سے محروم ہوئے' کتنی بہنیں اپنے بھائیوں سے جدا ہو گئیں' ملک کا کتنا مال خرچ ہوا' کتنے مسلمان فوجی شہید کئے گئے' کیا کچھ نہیں ہوا اور قیام پاکستان کے وقت یہ کہا گیا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اور اعلان کیا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ "لا الہ الا اللہ" قانون ریاست کیا؟ "محمد رسول" لیکن کیا آج اس مقصد پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں؟ ہرگز نہیں۔

ہمارے حکمران اب بھی بیدار ہو جائیں آج بھی موقع ہے' آج بھی کچھ کر سکتے

ہیں' آج کسی نے دعویٰ نبوت کیا' کل کوئی اور کرے گا' کبھی مرزا قادیانی کی ذریت ملک و ملت کے خلاف سر عام توہین کرتی ہے' کبھی غلام احمد پرویزی کا فرقہ اپنے کو حق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مذاق صرف صدر کا نہیں' وزیر اعظم کا نہیں' ملک کا نہیں بلکہ اسلام کا ہے' کوئی اپنے کو اسلام کے نام پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتا ہے' یہ اسلام کا مذاق اڑایا جارہا ہے' لیکن ہمارے حکمران طبقہ کی خاموشی بے حسی اور کم ہمتی کو دیکھ کر انتہائی افسوس ہوتا ہے۔

افسوس کرنا چاہئے کہ ملک میں اعلان ہورہا ہے کہ ملک قرضدار ہوگیا ہے' ملک کی معاشی حالت خراب ہے تو قرضے وصول کئے جارہے ہیں لیکن ابھی تک قرضہ نہیں اترا' کیوں؟ کیا مسلمانوں کی کمائی حرام کی ہے' کیا مسلمان باطل والوں کے غلام ہیں کہ کما کر ان کو دیں' نہیں؟ نہیں اگر ملک میں راج چلے گا تو حق کا چلے گا' اگر ملک میں حکم چلے گا تو اسلام کا چلے گا' اگر ملک میں قانون چلے گا تو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا چلے گا' اگر ملک میں تعلیم چلے گی تو دین اسلام کی چلے گی' اگر ملک میں یونیورسٹی کھلے گی تو مدارس عربیہ اور مدارس اسلامیہ کے طرز والی چلے گی' اگر ملک میں زندگی بسر ہوگی تو انسانوں والی ہوگی' مسلمانوں والی ہوگی' اگر ملک میں عہدہ پر کسی کو بٹھایا جائے گا تو علما کو منتخب کرکے بٹھایا جائے گا' ہر جگہ عدل کا راج ہوگا' ہر جگہ ایمان و اعمال کے تذکرے ہوں گے' ہر جگہ اللہ کی بڑائی کا چرچا ہوگا' ہر جگہ اعلان جہاد ہوگا' ہر ایک کو اپنی زندگی کے تبدیل کرنے کے بارے میں سوچنا ہوگا' لیکن افسوس اس ملک کے حکمرانوں پر جو دنیوی مزے حاصل کرنے میں مصروف ہیں' اگر کوئی رسول عربی علیہ السلام سے برابری کا دعویٰ کرے تو حکمران خاموش ہیں' اگر کوئی نبی کے پیارے صحابہؓ کو کچھ کہے تو حکمران مبہوت ہیں' اگر کوئی شیعیں اور والدین کو برا بھلا کہے تو حکمران کی زبانیں بولنے سے پہلے گنگ ہوچکی ہیں۔

اے حکمرانو! اب بہت ہوگیا آج سے یہ فیصلہ کرلو کہ ملک میں صحیح طریقہ اسلام رائج کرنا ہے' آخر کونسی وجہ ہے جس نے اسلام کو رائج کرنے سے روکے رکھا ہے' کون ہے جو اس ملک کا دشمن ہے' جو بھی دشمن ہے اس کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک ڈالو۔ خدارا!! زندگی کو درست کرلو' زندگی کو اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طرز پر کرلو۔ یہ مختصر عمر ہے آج اگر زمین کے اوپر ہیں تو کل زمین کے زیر ہوں' آج یارومددگار ہیں کل کو کیڑوں سے بچانے کے لئے کوئی اسپرے یا دوائی بھی میسر نہ ہو' آج بہترین پوشاک پہنی ہوئی ہے کل کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے پڑے ہوں' آج زندگی کو شاہانہ طریقہ سے گزار رہے ہو کل کو یہ مال و دولت کچھ کام نہ آئے گا۔

"سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا"

کل کو موت کے منہ میں چلے جائیں گے' کل اپنے قریبی ہی سب سے پہلے اپنے ہاتھ سے مٹی ڈالے گا' موت ہر ایک پر آنے والی ہے' نہ اس کے ذائقہ سے انبیاؑ رہے نہ اولیاؒ رہے' نہ علماؒ رہے نہ صلحاؒ رہے' نہ شاہ رہے نہ گدا رہے' نہ حکمران رہے' نہ محکوم رہے' نہ سلطان رہے نہ رعایا رہے' نہ آقا رہے نہ غلام رہے' موت سے تو کسی بشر کو مفر نہیں۔

ایک دور تھا کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم' ایوب خان مرحوم' لیاقت علی خان مرحوم' علامہ اقبال مرحوم' ذوالفقار علی بھٹو مرحوم' ضیاالحق مرحوم زندہ تھے اور اس زمین پر چل رہے تھے' آج وہ نہیں! کہاں گئے؟ وہ کیا کچھ وہ ساتھ لے گئے یا چھوڑ کر گئے ہیں؟ یہ مسافر خانہ ہے' سب نے اس میں آنا اور جانا ہے یہاں یہی سلسلہ جاری ہے۔ لہذا اس حکومت کے ملنے کو غنیمت جانیں کل اس کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس طرح حکومت کی؟ کس طرح رعایا کے ساتھ رہے؟ کس طرح عوام کی ضروریات کو پورا کیا؟ آج اس ملک سے ان تمام گستاخوں کو جو دین' اسلام' قرآن کے اور رسول عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں' ان سب سے اس ملک کو پاک کردیں' یہ ملک نفاذ اسلام کے لئے قائم ہوا ہے۔ عوام میں علما کی عزت کو اٹھائیں' علما کی عزت صرف یہ نہیں کہ ان کے فتاویٰ کو اخبارات میں شائع کروادیا جائے' مساجد بنوادیں' مدارس قائم کروادیئے' بلکہ عزت اس طرح ہو کہ اس حدیث کو مدنظر رکھا جائے جو اس سچے اور امانت دار رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہے کہ: " العلماً ورثۃ الانبیاً" (علماً انبیاً کے وارث ہیں) جس طرح بادشاہ کے وارث کی قدر کرتے ہیں' جس طرح اپنے بھائی' والد کے وارث کی عزت کرتے ہیں' اسی طرح انبیاً کے وارثوں کی قدر کرلو' آج یہ ہیں کل کو یہ نہ ہوں گے' یہ دین کی ہر خدمت کے لئے تیار ہیں' اگر کہیں بھی کسی مسئلہ کی ضرورت ہو اور مسئلہ معلوم کرنا ہو تو ان سے رجوع کرو۔

لہذا پھر اس گستاخ کو جو اس دین حق کو بدنام کرنے آئے' چاہے کسی ملک سے بھی آئے' افسر کی شکل میں ہو یا وزیر کی شکل میں ہو' اس کا اس ملک میں رہنا بند کرو اور اسلام کے تمام قوانین کو انبیاً کے وارثوں سے معلوم کرکے نافذ کرو' پھر دیکھو کہ رعایا تمہاری عزت کرے گی' چین و سکون ملے گا' امن کی زندگی حاصل ہوگی۔ اور تمام ملحدین' مشرکین' کفار اور دیگر ان کے رفقا سے بائیکاٹ کا حکم جاری کردو۔

اللہ پاک ہم کو اور ہمارے حکمرانوں کو دین کی محنت کے لئے اور اس کے خاطر ہر جدوجہد کے لئے قبول فرمائے (آمین)

مولانا محمد منظور نعمانیؒ لکھنؤ

امیر شریعت سیّد عطا اللہ شاہ بخاریؒ اسلام اور مسلمانوں کا سچا وفادار

امیر شریعتؒ آج ہماری اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اور ان کو ہمارے کسی خراج عقیدت اور تحسینی تذکرے کا انتظار بھی نہیں ہے۔ جو چیز اس دوسرے عالم میں ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہے اور جس کا پہنچنا بھی انشاءاللہ یقینی ہے وہ اچھی ساعتوں میں ان کے لئے رحمت و مغفرت کی پر خلوص دعائیں اور اعمال خیر کے ثواب کا ہدیہ ہے اور یہی ان کی محبت کا ان کے محبین پر خاص حق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حق کے ادا کرنے کی توفیق دے۔

اسی کے ساتھ یقین ہے کہ ان کی بعض ایمانی خصوصیات اور ان کی زندگی کے بعض واقعات کا تذکرہ انشاءاللہ زندوں کے لئے ضرور نافع ہوگا۔ اسی امید پر یہ سطریں ایک عزیز سے بطور املا لکھا رہا ہوں۔

عظمت رسالت ﷺ کا نگہبان :

جہاں تک اب یاد آتا ہے اخبارات میں سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کا نام سب سے پہلے اس ناچیز نے اس وقت پڑھا جب لاہور کے ایک دریدہ دہن آریہ سماجی نے اللہ کے آخری رسول ﷺ کے خلاف ایک نہایت گندی اور رسوائے عالم کتاب لکھ کر شائع کی۔ اس کتاب کا نام بھی خبیث اور دل آزار تھا کہ کوئی شریف آدمی خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو دلی تکلیف کے بغیر وہ نام نہیں لے سکتا تھا۔ ہندوستان کی فرقہ وارانہ فضا شدھی اور سنگھٹن کی تحریک نے پہلے ہی سے خراب کر دی تھی۔ اس کتاب کی اشاعت نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور مسلمانوں میں سخت ہیجان بلکہ طوفان برپا کر دیا۔

اس سلسلے میں امیر شریعتؒ نے لاہور میں ایک تقریر کی تھی اس کا اثر یہ ہوا تھا کہ پردہ نشین خواتین نے اپنے بچے ان کے قدموں میں ڈال دیئے تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے ناموس پر قربان کر دو۔

سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ اس تقریر پر گرفتار کر لئے گئے ان پر مقدمہ چلا اور بالآخر ایک سال سخت قید ہوئی۔ بہر حال جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے میرے دل میں ان کی محبت کا بیج اسی واقعے کے بعد پیدا ہوا۔

قبول خواص :

یہاں تک کہ ایک وقت انجمن خدام الدین لاہور کے جلسے میں (جس میں پنجاب کے علماء حق کی ایک بڑی تعداد شریک تھی) سید صاحب امیر شریعت بنا دیئے گئے اور اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم دین اور سب سے بڑی دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کے صدر و شیخ الحدیث و استاذ العلماء حضرت مولانا انور شاہ کشمیری قدس سرہ نے بھی حیثیت امیر شریعت ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اخبار میں خبر پڑھ کر قدرتاً سید صاحبؒ کی عظمت و اہمیت میرے دل میں پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی۔ اور دیدو ملاقات کا اشتیاق بہت زیادہ بڑھ گیا۔ ان کے نام کے ساتھ بخاری اور شاہ کے دو پر عظمت لفظ لگے ہونے کی وجہ سے میرا تصور اس وقت ان کے بارے میں یہ تھا کہ ان کی شکل و صورت بخاری علماء کی سی اور وضع و ہیئت مشائخ طریقت کی سی ہوگی۔ لیکن اتفاق کی بات عرصہ تک ملاقات کی نوبت نہیں آئی۔ میں ۱۹۳۰ء میں امروہہ ضلع مراد آباد میں مدرس تھا۔ حسن اتفاق کہ اس سال جمعیت علماء ہند کا اجلاس امروہہ میں ہونا طے ہو گیا۔ اس زمانے میں مجھے جمعیت العلماء اور اس کے کاموں سے خاصی دلچسپی تھی۔ یہ وقت تھا کہ چند ہی مہینے پہلے آل انڈیا کانگریس نے اپنے لاہور کے اجلاس میں ۱۹۲۸ء والی اس نہرو رپورٹ کو منسوخ قرار دے کر جس کی بنا پر ۱۹۲۹ء میں جمعیت العلماء ہند بھی کانگریس سے علیحدہ ہو گئی تھی۔ آزادی کامل کی تجویز پیش کی تھی اور پھر اس کے بعد گاندھی جی نے نمک سازی کی شکل میں انگریزی اقتدار کے خلاف سول نافرمانی کی جنگ گجرات سے شروع کر دی تھی۔ بہر حال اس ماحول میں یہ اجلاس امروہہ میں ہونے والا تھا۔

ایک اہم واقعہ :

ادھر ایک بات اسی درمیان میں یہ ہو چکی تھی کہ مولانا محمد علی جوہر مرحوم اور جمعیت العلماء ہند و دہلی کے درمیان سخت اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور نوبت یہاں تک پہنچی تھی کہ جمعیت العلماء ہند دہلی کے مقابلے میں ایک دوسری جماعت جمعیت العلماء بنالی گئی تھی۔ جس کے صدر خود مولانا محمد علی مرحوم تھے۔ یہ کشمکش ناچیدگی میں کسی حد

تک جاچکی تھی۔ اس کا اندازہ بس اسی سے کیا جاسکتا ہے کہ جمیت العلماءٔ ہند دہلی کا اجلاس امروہہ میں جن تاریخوں میں ہونا ہوا تھا انہیں تاریخوں میں امروہہ ہی میں اس دوسری جماعت کا اجلاس بھی طے کیا گیا اور ہوا اور خود مولانا محمد علی مرحوم نے اس کی صدارت کی جمیت کا اجلاس شروع ہونے سے ایک دن پہلے ہی قریبی مقامات سے جمعیتی رضاکاروں کے جتھے انتظام کے لئے آنا شروع ہوگئے۔

میرے وطن سنبھل کا ایک جتھا ایک دن پہلے پہنچنے والا تھا۔ اس میں سے بعض آدمی علی الصبح پہنچ گئے اور انہوں نے بتایا کہ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ ہمارا جتھہ ایک جلوس کی شکل میں امروہہ میں داخل ہو۔ اس جلوس میں کچھ اونٹ ہوں اور ان پر نقارے ہوں اس لئے ہمارے واسطے اونٹوں اور نقاروں کا انتظام کیا جائے۔ (دراصل سنبھل پور کے رضاکار اس طرح کے مجازی جلوس نکالا کرتے تھے۔) ہم لوگ جو اس وقت امروہہ میں اجلاس کے کاموں کے ذمہ دار تھے ان کے سامنے یہ مسئلہ آیا۔ قریباً: ۸۔۹ بجے صبح کا وقت تھا مجلس استقبالیہ کے دفتر میں بیٹھے ہم اسی مسئلے پر مشورہ کر رہے تھے کہ اونٹوں اور نقاروں والا یہ مجازی جلوس یہاں نکالنا مناسب ہے یا نہیں؟ میری اور اکثر کارکنوں کی رائے اس وقت کے حالات میں جلوس کے حق میں تھی۔ ہم سب کے مخدوم اور ہر حیثیت سے بزرگ حافظ عبدالرحمٰن صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میں امروہہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی رائے نہیں تھی۔ وہ اس کو ثقاہت اور سنجیدگی کے خلاف سمجھتے تھے۔ یہ مشورہ جاری تھا کہ اچانک دو حضرات دفتر میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک تو مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی تھے اور دوسرے صاحب کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں پہنچانتا تھا۔ جسم پر از سر تا پا کھدر کا لباس جسم پہلوانوں کا سا۔ میں سمجھا کہ یہ مفتی صاحب کے ساتھ کوئی رضاکار ہیں۔ اتنے میں خود مفتی صاحب نے بتایا کہ یہ عطاء اللہ شاہ بخاری ہیں یہ سن کر خصوصاً میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ میرے تصور میں تو ان کی صورت اور وضع بخارا کے کسی مقدس شیخ خانقاہ کی سی تھی۔ مصافحہ اور ملاقات کے بعد بڑی بے تکلفی سے شاہ جی نے ہم لوگوں سے فرمایا کیا ہو رہا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم لوگ ایک چھوٹے سے مسئلے پر غور کر رہے ہیں۔ "سنبھل" کے رضاکاروں کا جتھہ آرہا ہے۔ وہ اس طرح کا جلوس نکالنا چاہتا ہے۔ ہم میں سے کچھ کی رائے یہ ہے کہ نکلنا چاہئے اور بعض اسے ٹھیک نہیں سمجھتے۔ شاہ جی نے اپنے خاص انداز میں فرمایا کہ اس وقت کے مفتی ہم ہیں ہم فتویٰ دیتے ہیں کہ ایسا جلوس نکالنا چاہئے منگواؤ اونٹ اور نقارے۔ ایک اونٹ پر میں خود بیٹھوں گا۔

تقریر یا سحر:

اس عاجز کی سب سے پہلی ملاقات شاہ جی سے یہی تھی اور اس کے انداز و مزاج کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ جہاں تک یاد ہے یہ جمعہ کا دن تھا۔ جلوس کی تیاریاں فوراً شروع ہوگئیں اور اسی شان سے جلوس نکلا اور پورے بازار کا اس نے گشت کیا۔ مشورہ سے یہ بھی طے کر لیا گیا تھا کہ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں شاہ جی کی تقریر ہوگی (واضح رہے کہ اجلاس بھی جامع مسجد میں ہونے والا تھا۔)

جلوس نے ہی شاہ جی کی تقریر کا اعلان کیا۔ اس زمانے میں شاہ جی کی اخبارات میں بہت دھوم تھی اور ان کی زندگی کے بعض واقعات نے مسلمانوں کے ایک بہت بڑے حلقہ کو ان کا نادیدہ عاشق بنادیا تھا۔ پھر امروہہ میں بلکہ ہمارے اس علاقے میں شاہ جی کی یہ پہلی آمد تھی۔ اور اس دن امروہہ میں کوئی دوسرا بڑا جلسہ بھی نہیں تھا۔ (کیونکہ دونوں جمعیتوں کے ہونے والے جلسے کل سے شروع ہونے والے تھے) اس لئے شاہ جی کی تقریر سننے کے لئے آج بہت سے لوگ ایسے بھی آگئے جن کی دلچسپی دوسری جانب تھی اور جمیت العلماءٔ ہند کے وہ سخت مخالف تھے۔

نماز جمعہ کے بعد تقریر شروع ہوئی۔

یہ پہلی تقریر تھی جو اس ناچیز نے شاہ جی کی سنی اس میں انشاء اللہ کوئی مبالغہ نہیں کہ پورا مجمع مسحور تھا۔ جمیت العلماءٔ کے مخالفین کی طرف سے اس وقت خاص طور پر دو باتوں کا پروپیگنڈہ کیا گیا تھا۔ ایک یہ کہ یہ لوگ کانگریس اور ہندوؤں سے مل جانے والے ہیں اور دوسرے یہ کہ دیوبندی' وہابی اور نجدیوں کے حامی ہیں۔ دشمن رسول ہیں (معاذاللہ) اس دوسری بات کے اچھالے جانے کی خاص وجہ یہ تھی کہ دوسری جماعت کے اجلاس کا داعی اتفاق سے امروہہ کا عنصر تھا۔ جن کے نزدیک دیوبندی' وہابیوں کی تکفیر کے سوا مسلمانوں کی زندگی کا کوئی دوسرا مسئلہ قابل توجہ نہیں تھا۔ شاہ جی کے علم میں یہ صورتحال ہم لوگوں کے ذریعے آچکی تھی۔ اس لئے ساری تقریر کا محور یہی دو مسئلے رہے۔ اس تقریر نے لوگوں کو اتنا متاثر کیا کہ پوری زندگی میں کسی کا اتنا اثر مجھے یاد نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی والے ناپاک اتہام کے سلسلے میں کچھ کہتے ہوئے جب شاہ جی نے مولانا جامیؒ کے دو شعر اس موقع پر پڑھے تو دو آدمی تڑپ کر بے ہوش ہوگئے' جن کو بہت دیر کے بعد ہوش آیا۔ یہ تقریر ڈھائی گھنٹے تک ہوئی اور یہ واقعہ ہے کہ اس پہلی تقریر نے سینوں کو انگریز دشمنی کے جذبے سے

بھر دیا اور امروہہ کی فضا کو جمعیت کے حق میں اور آزادی کی جنگ میں شمولیت کے لئے آمادہ کر دیا۔ اس فضا میں اس تجویز کے پاس کر لینے میں سب سے زیادہ حصہ سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ ہی کا تھا۔ عام خاص مجالس کی اس شخص کی تقریروں نے کایا پلٹ دی۔ معلوم ہو تا تھا کہ اللہ کا بندہ تقریر نہیں سحر کر رہا ہے۔

بعض مخصوص ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ شاہ جی کی گرفتاری کے احکام آگئے اور وہ اجلاس ختم ہونے کے بعد روانگی کے وقت گرفتار کر لئے جائیں گے۔ چونکہ طے شدہ پالیسی یہی تھی کہ وہ حتی الامکان اپنے آپ کو گرفتاری سے بچائیں۔ اس لئے یہ چال چلی گئی کہ آخری رات کے آخری اجلاس کے لئے ان کی تقریر کا خاص طور پر اور بار بار اعلان کیا جائے۔ اور اس طرح عوام کو مشتاق بنانے کے ساتھ پولیس کو بھی شاہ جی کے بارے میں مطمئن کر دیا جائے اور ہوا یہ کہ شاہ جی ایک بڑے عجیب و غریب طریقے پر دن ہی میں امروہہ سے نکل گئے اور امروہہ کا اسٹیشن چھوڑ کر ایک دوسرے قریبی اسٹیشن سے انہوں نے سفر کیا۔ یہ سب کچھ اس طرح ہوا کہ ان کی روانگی کا انتظام کرنے والے دو چار آدمیوں کے سوا اپنوں میں بھی کسی کو خبر نہ ہوئی۔ رات کو مولانا احمد سعید دہلوی کی تقریر شروع ہوئی۔ اس دن مولانا کی تقریر بھی بڑی غیر معمولی قسم کی ہوئی۔ اس کے باوجود یہ محسوس ہو تا رہا کہ مجمع بڑی بے چینی کے ساتھ شاہ جی کی تقریر کا منتظر اور مشتاق ہے۔ مولانا نے رات کے قریباً دو ڈھائی بجے اور ایک دفعہ کلائی کی گھڑی کو دیکھتے ہوئے فرمایا:

"لو ہو دو بجنے کے قریب ہیں لو بھئی السلام علیکم۔ اب شاہ جی کی تقریر پھر کبھی سن لینا۔"

یہ سن کر پولیس والے بھی ہکا بکا رہ گئے۔ شاہ جی نے امروہہ سے نکل کر ایک طوفانی دورہ کیا۔ وہ عرصہ تک گرفتار نہ ہو سکے۔ انہوں نے تقریباً پورے شمالی ہندوستان کا دورہ کر لیا۔ ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی میں جو ہزارہا مسلمان جیل گئے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ان کی بہت بڑی تعداد تھا شاہ جی کی ہی پر جوش اور آتشیں تقریروں کے حساب میں تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنی تاثیر اور کشش دی تھی۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جا سکتا ہے کہ اپنے اسی دورہ میں غالباً بدایون بھی گئے' مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی مرحوم کے مہمان ہوئے۔ معلوم ہے کہ موصوف اپنے بدایونی مسلک میں کتنے پختہ تھے' اور یہ بھی جانتے تھے کہ سید عطأ اللہ شاہ بخاری (بریلوی حضرات کی اصطلاح کے مطابق) ٹھیٹھ وہابی ہیں اس کے علاوہ مجھے خوب یاد ہے کہ مولانا بدایونی مرحوم امروہہ کے اجلاس میں کانگریس کی جنگ آزادی میں شریک ہونے والے ریزولیشن کے اہم مخالفین میں تھے۔ لیکن اس اختلاف (مسلک اور سیاسی رائے) کے باوجود سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریروں اور ان کے خلوص سے ان کا قلب اتنا متاثر تھا کہ کھانے کے لئے ہاتھ دھونے کے لئے خود لوٹا ہاتھ میں لے کر شاہ جی کے ہاتھ دھلاتے تھے اور اپنے شدید اصرار سے شاہ جی کو اس معاملہ میں مجبور کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ دونوں پر اپنی رحمت فرمائے۔

یہ جملہ معترضہ کے طور پر ایک بات درمیان میں آگئی تھی۔ ورنہ ذکر ان کے ۱۹۳۰ء کے دورے کا ہو رہا تھا۔ انہوں نے پنجاب سے بنگال تک کا دورہ کیا اور بنگال جا کر گرفتار ہوئے اور گرفتار ہو کر وہیں علی پور جیل میں رہے۔

یہاں یہ بھی بات قابل لحاظ ہے کہ شاہ جی اور اسی طرح ان کے خاص رفقأ کو اپنی اس جدوجہد اور قربانی سے اس کی امید بالکل نہیں تھی کہ کانگریس اور اس کے لیڈروں کی طرف سے اس کا اعتراف بھی کیا جائے گا۔ وہ اس قربانی کے ذریعے کوئی پوزیشن حاصل کریں گے۔ بلکہ اس کے برعکس انہیں سابق تجربوں کی بنا پر پورا یقین تھا کہ کوئی ایسا مسلمان کانگریس میں کوئی پوزیشن حاصل نہیں کر سکتا جو اسلام اور مسلمانوں کا بھی پورا وفادار اور اس موضوع پر لڑ جانے والا ہو۔ اور بالکل یہی چیز سامنے آئے ۱۹۳۰ء کی جنگ آزادی کے بعد دوسری گول میز کانفرنس سے پہلے گاندھی ارون پیکٹ ہوا اور سارے سیاسی قیدی رہا کئے گئے اور اس کے بعد کراچی میں آل انڈیا کانگریس کا اجلاس ہوا۔ تو پنجاب کانگریس نے سوچی سمجھی اسکیم کے تحت یہ کیا کہ سید عطأ اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفیقوں کو کانگریس کے نظام سے دور رکھا۔ یہاں تک کہ کراچی کے اجلاس میں یہ لوگ صرف شاہد کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

بہر حال یہ واقعہ ہے کہ سید عطأ اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفقأ کے سامنے اس جدوجہد اور قربانی کا محرک صرف یہ تھا کہ انگریز کو ہندوستان سے بے دخل کرنے کے لئے ایک لڑائی جاری رہے۔ ہمیں اس مقصد کی خاطر اس میں حصہ لینا چاہئے۔ حضرت شیخ الہندؒ سے لے کر سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ تک اس قافلے کے تمام ہی مجاہدین نے اس کو سامنے رکھ کر قربانیاں دی تھیں اور اسی جہاد پر وہ جدوجہد اور قربانیوں کو اعلاء کلمۃ الحق کی جدوجہد اور قربانی سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھتے تھے۔

مولانا نذیر احمد تونسوی

شہیدِ مظلوم سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ہابیل کے بعد تاریخ انسانی میں یہ پہلا موقع تھا کہ جب مقتول اپنے دفاع میں بھی قاتل پر ہاتھ اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوا ہابیل کی اس سنت کو اگر کسی نے زندہ کیا ہے تو وہ پیکر حلم وحیا' ذوالنورین' امام مظلوم سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے خود تو تشنہ لب جان دے دی لیکن مسلمانوں کی تلواروں کو آپس میں نہ ٹکرانے دیا۔

پیکر حلم و حیا' شہید مظلوم' جامع القرآن داماد رسول' خلیفہ ثالث کا نام نامی اسم گرامی عثمانؓ ہے۔ ابو عبداللہ ابو عمرو کنیت ہے' ذوالنورین لقب ہے' آپؓ کے والد محترم کا نام عفان ہے اور والدہ محترمہ کا نام اروئی تھا۔ حضرت عثمانؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں عبد مناف پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر ملتا ہے اور حضرت عثمان غنیؓ کی نانی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی سگی بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اس طرح آپؓ والدہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہیں۔

حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین (دو نوروں والا) اس لئے کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپؓ کے نکاح میں آئیں۔

قبول اسلام :

حضرت عثمانؓ کا خاندان تجارت پیشہ تھا جو اپنی امانت ودیانت وشرافت کی بنا پر بہت مشہور تھا۔ حضرت عثمانؓ کے اسلام لانے کے متعلق دو روایتیں ہیں :

پہلی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیمار پھوپھی عروہ بن عبدالمطلب یعنی حضرت عثمانؓ کی خالہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمانؓ سے ملاقات ہوئی' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جتنی دیر یہاں تشریف فرما رہے۔ حضرت عثمانؓ ٹکٹکی باندھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی ضیاپاشیوں کو دیکھنے میں مستغرق رہے' آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' عثمان کیا دیکھ رہے ہو حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دیا میں نے ساری زندگی میں اتنا حسین چہرہ کبھی نہیں دیکھا میں آپ ﷺ کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا سچا نبی ہوں حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید سننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی سنایا جو حضرت عثمانؓ کی دل کی گہرائیوں میں اتر گیا قبولیت کا وقت آگیا۔ دل تو پہلے ہی شفاف آئینہ تھا' نور ایمان کی کرن پڑی تو روز روشن کی طرح قلب عثمانؓ منور ہو گیا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے ہاتھ بڑھایا' امام الانبیاؑ نے کلمہ پڑھایا۔

دوسری روایت کے مطابق خلیفہ اول' یار غار ومزار' وفادار نبوت' رفیق و عتیق سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عفیف وپارسا دوست عثمان غنیؓ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔ کہا اٹھو اور مجھے بارگاہ نبوت میں لے جاکر اپنے آقا ﷺ کی غلامی میں شامل کرادو ابھی دونوں دوست جانے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے آئے آپ ﷺ نے عثمانؓ کو دیکھ کر فرمایا عثمانؓ اللہ کی جنت کو قبول کرلو۔ میں تمہاری اور تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ زبان نبوت سے ادا ہونے والے ان سادہ اور صاف جملوں میں خدا جانے کیا تاثیر تھی کہ میری زبان پر کلمہ شہادت جاری ہو گیا۔ اور نبوت کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر مسلمان ہو گیا۔ قبول اسلام کے وقت تقریباً

آپ کی عمر چونتیس سال تھی او۔اور یہ وہ دور تھا کہ اسلام قبول کرنے والوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ کو ان کے چچا نے قبول اسلام کے نتیجہ میں باندھ کر مارا' دوسرے رشتہ داروں نے بھی منہ موڑ لیا۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے جو جام ہدایت ساقی کوثر کے مبارک ہاتھوں سے پیا تھا۔ اس کا نشہ اترنے کی بجائے اور چڑھتا گیا' جب جور و جفا حد سے بڑھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ہجرت حبشہ کی اجازت دے دی۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرت حضرت رقیہؓ کے ساتھ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی چنانچہ۔ یہ پہلا قافلہ تھا جو حق و صداقت کی محبت میں وطن اور اہل وطن کو چھوڑ کر جلاوطن ہوا۔ اور کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ علیہما السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا تھا' جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ہجرت کی۔

ذوالنورین :

قبول اسلام کے بعد حضرت عثمانؓ کو جو شرف حاصل ہوا وہ آپ کی کتاب منقبت کا سب سے درخشندہ باب ہے کہ آپ داماد رسول ﷺ ہیں اور ایسے خوش نصیب انسان ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ اس اعزاز کی بدولت حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کا خطاب دیا گیا۔ پہلا نکاح حضرت رقیہؓ سے ہوا' ان کی وفات کے بعد دوسرا نکاح حضرت ام کلثومؓ سے ہوا۔ جب ان کا بھی انتقال ہوا تو سرور کائنات ﷺ نے فرمایا "عثمانؓ اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دے دیتا۔" آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے حضرت عثمانؓ سے آپ کے تعلق اور محبت کا خوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

حضرت ذوالنورین بلاشبہ اتنے مالدار تھے کہ غنی ان کے نام کا حصہ بن گیا' عرب میں ان سے بڑا کوئی تاجر نہیں تھا وہ مختلف جائیدادوں کے مالک تھے' لیکن انہوں نے دولت کو مقصد بنا کر سینے سے لگانے کی بجائے اسلام کو سینے سے لگا کر اپنی ساری دولت کو اسلام اور اہل اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا۔ انہوں نے اس وقت اپنے مال و دولت سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا جب اس امت میں کوئی دوسرا ان کا ہمسر موجود نہیں تھا۔ بیواؤں' یتیموں اور بے سہارا لوگوں کے لئے ان کے دروازے کھلے رہتے تھے وہ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ مسلمانوں کی تنگ حالی دیکھ کر انہیں دلی تکلیف ہوتی تھی۔

پہلا کرم :

چنانچہ مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد مسلمانوں کو پانی کی سخت تکلیف تھی' پورے شہر میں صرف بئر رومہ نام کا ایک کنواں تھا جس کا پانی پینے کے لائق تھا' لیکن اس کا مالک ایک سنگ دل یہودی تھا' اس نے اس کنویں کو ذریعہ معاش بنایا ہوا تھا اور پانی مہنگے داموں بیچتا تھا۔ مسلمانوں کے لئے یہ صورتحال بڑی پریشان کن تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کنواں خرید کر وقف کرنے والے کو جنت کی بشارت دی۔ چنانچہ یہ سعادت حضرت عثمان غنیؓ کو نصیب ہوئی۔ انہوں نے اس یہودی سے کنواں خریدنے کی بات کی تو بڑی کوشش کے بعد وہ کنویں کا صرف نصف حصہ بیچنے پر راضی ہوا۔ حضرت عثمانؓ نے بارہ ہزار درہم میں آدھا کنواں خرید لیا۔ یہودی نے شرط یہ لگائی ایک دن حضرت عثمانؓ کی باری ہوگی اور دوسرے دن اس یہودی کے لئے یہ کنواں مخصوص رہے گا۔ یہودی نے سوچا ہوگا کہ عثمان ایک دن میں کتنا پانی نکال لیں گے۔ آخر دوسرا دن تو میرا ہی ہوگا جیسے چاہوں گا بیچوں گا' لیکن اس کا یہ منصوبہ اس وقت خاک میں مل گیا جب اس نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کی باری والے دن مسلمان اس قدر پانی بھر کر رکھ لیتے ہیں کہ دو دن تک کافی ہو جاتا ہے' اور دوسرے دن کوئی بھی خریدنے کے لئے نہیں آتا' وہ سمجھ گیا کہ یہ سونے کی کان اب بیکار ہو چکی ہے چنانچہ اس نے باقی نصف حصہ بھی حضرت عثمانؓ پر آٹھ ہزار درہم میں بیچ دیا اور حضرت عثمانؓ نے یہ مکمل کنواں خرید کر اہل اسلام کے لئے وقف کر دیا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں حضرت عثمانؓ کے کرم اور فیاضی کا پہلا قطرہ تھا جس نے توحید پرستوں کو سیراب کیا۔

☆...... ایک جہاد میں مفلسی کی وجہ سے مسلمانوں کے چہرے اداس تھے۔ اور منافق ہشاش بشاش ہر طرف اکڑتے پھرتے تھے اور مسلمانوں کی غربت کا مذاق اڑاتے تھے حضرت عثمانؓ کے دل پر چوٹ لگی۔ اسی وقت چودہ اونٹوں پر کھانے کا سامان لاد کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مسلمانوں میں تقسیم کے لئے بھیج دیا۔

☆...... جب مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے نمازیوں کے لئے جگہ تنگ ہونے لگی تو حضرت عثمانؓ نے بہت بڑی رقم خرچ کر کے مسجد نبوی کی توسیع کرا دی۔

☆...... ۹ ہجری میں جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ قیصر روم عرب پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا لیکن یہ زمانہ نہایت تنگی کا تھا' موسم انتہائی گرم تھا' آسمان انگارے برسا رہا تھا اور زمین شعلے اگل رہی تھی' زراعت کے اعتبار سے سال کا آخر تھا۔ فصل تیار تھی' مگر گھروں میں جو کچھ تھا وہ ختم ہو چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو مالی ترغیب دی تاکہ جنگی سامان مہیا کیا جا سکے ہر شخص نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر دیا۔ اس زمانہ میں حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ ملک شام سے واپس آرہا تھا انہوں نے ایک تہائی فوج کے اخراجات اپنے ذمہ لے لئے۔ یعنی دس ہزار فوج کے لئے اکیلے سامان مہیا کیا' علاوہ ازیں ایک ہزار اونٹ' ستر گھوڑے اور دیگر اخراجات کے لئے ایک ہزار دینار پیش کئے اور زبان نبوت سے جنت کی بشارت سنی۔

☆...... ایک دفعہ چار دن آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر و فاقہ میں بسر کئے حضرت عثمانؓ کو معلوم ہوا تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہ ہم سیر ہو کر کھائیں اور آل رسول ﷺ بھوکے رہیں۔ اسی وقت کھانے پینے کا بہت سا سامان اور تین سو درہم نقد لے کر حاضر خدمت ہوئے اور نذرانہ پیش کیا۔ الغرض سیدنا عثمان غنیؓ کی دولت ہر وقت اسلام اور اہل اسلام' غرباء و مساکین اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں خرچ ہوتی تھی۔

احترام رسول ﷺ :

احترام رسول ﷺ کا یہ حال تھا کہ جس ہاتھ سے آقا کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اس ہاتھ کو زندگی بھر نجاست نہ لگنے دی اور نہ اس کو محل سے نجاست لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پاک ہاتھ کو اعزاز بخشا کہ حدیبیہ کے مقام پر اپنے مبارک ہاتھ کو عثمان غنیؓ کا ہاتھ قرار دیا۔ اللہ کو یہ ہاتھ اتنا پسند آیا کہ جمع قرآن کی سعادت بخش دی۔

ہمہ گیر شخصیت :

سیدنا عثمان غنیؓ کی سیرت کے بے شمار پہلو ہیں یہ وہ خوش نصیب انسان ہیں جنہیں دربار رسالتؐ سے ذوالنورین کا عظیم لقب ملا' آپؓ ایسے خوش نصیب تھے کہ زندگی ہی میں زبان رسالتؐ سے شہادت اور جنت کی بشارت سنی' سخی ایسے کہ آقائے نامدار حبیب کبریا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولی اشارے پر خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ زہد و تقویٰ ایسا کہ قبرستان سے گزر ہوتا تو چہرہ اشکبار ہو جاتا۔ نیک ایسے کہ زندگی بھر کبھی تہجد کی نماز قضا نہ کی' ایثار پیشہ ایسے کہ تشنہ لب جان دے دی۔ لیکن مسلمانوں کی تلواروں کو آپس میں ٹکرانے نہ دیا۔ خوش بخت ایسے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپؓ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عثمانؓ کی زندگی بھی قابل رشک تھی' اور شہادت بھی قابل رشک کلام الٰہی تلاوت کرتے ہوئے جس کو شہادت نصیب ہو اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہو سکتا ہے۔

عثمانؓ چہرہ نبوت کے سامنے :

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر تشریف لے گئے' حضرت ابوبکر صدیقؓ تلاش کرتے ہوئے پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا مدینہ سے باہر ایک کنویں 'بئر غرس' کی منڈیر پر تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیکھ کر فرمایا صدیق میرے ساتھ بیٹھ جا' کچھ دیر بعد حضرت عمر فاروقؓ ادھر آنکلے' آپ کو بھی فرمایا ساتھ بیٹھ جا کچھ دیر بعد عثمان غنیؓ تشریف لائے انہیں دیکھ کر فرمایا عثمان تو میرے سامنے بیٹھ جا' اور فرمایا کہ قیامت کے دن ہم اس طرح اٹھائے جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کا یہ بھی اشارہ تھا کہ روضہ اقدس میں صدیق' فاروق رضی اللہ عنہما تو میرے ساتھ ہوں گے جبکہ عثمانؓ میرے سامنے ہوگا۔ جنت البقیع سے جہاں حضرت عثمان دفن ہیں۔ رسول اللہ کے روضہ اطہر میں آپ کے رخ انور کی طرف اگر خط کھینچا جائے تو معلوم ہوگا عثمان آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہیں۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہوگا' جنت میں میرا رفیق عثمانؓ ہوگا۔

شہادت :

ہابیل کے بعد انسانی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ جب مقتول اپنے دفاع میں بھی قاتل پر ہاتھ اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ ہابیل کی اس سنت کو اگر کسی نے زندہ کیا ہے تو وہ جناب ذوالنورینؓ ہیں۔ باغی اگرچہ شرافت و تہذیب بلکہ دینداری کی تمام حدیں پھلانگ چکے تھے مگر چونکہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اس لئے حضرت عثمانؓ نے ان کا خون بہانا گوارا نہیں کیا۔ باغیوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا مسجد نبوی میں آپ کے خطبہ جمعہ اور نماز پر پابندی لگا دی گئی' باغیوں نے آپ کا کھانا پینا بند کر دیا' آپ کے گھر کا محاصرہ اتنا شدید تھا کہ چالیس دن تک پانی آپ کے گھر نہ آسکا۔ زبان نبوت سے شہادت کی پیشگوئی سننے کے بعد آپ کو یقین تھا کہ شہادت میرا مقدر بن چکی ہے۔ آپ نے صبر واستقامت کا مظاہرہ فرمایا' ادھر باغی آخری قدم اٹھانے کا فیصلہ کر چکے تھے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ حج کا موسم چند روز میں ختم ہو جائے گا اور اس کے ختم ہوتے ہی لوگ مدینہ کا رخ کریں گے اور یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ شہادت والے دن حضرت عثمانؓ روزہ سے تھے اور جمعۃ المبارک کا بابرکت دن تھا۔ اچانک آنکھ لگ گئی' خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ساتھ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمانؓ جلدی کرو آج افطار ہمارے ساتھ کرنا' دوسری روایت میں ہے عثمان آج جمعہ ہمارے ساتھ پڑھنا' آپ بیدار ہوئے تو اہلیہ محترمہ سے فرمایا میری شہادت کا وقت آگیا ہے باغی مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ اس دن آپ نے اپنے بیس غلاموں کو بلا کر آزاد کر دیا اور اللہ کا وہ کلام جسے آپ رات بھر پڑھتے تھے مگر سیری نہیں ہوتی تھی۔ اس نازک وقت میں بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے اور قرآن کھول کر اس کی تلاوت میں ڈوب گئے۔ حضرت ذوالنورینؓ پورے خشوع و خضوع اور تفکر و تدبر کے ساتھ زندگی کی آخری تلاوت میں مصروف ہو گئے۔ باغیوں نے اچانک حملہ کر دیا ایک بدبخت نے آپ پیشانی پر اتنے زور سے لوہے کی لاٹ ماری کہ آپ پہلو کے بل گر پڑے۔ دوسری ضرب لگائی جس سے خون کا فوارہ جاری ہو گیا۔ ایک اور سنگدل نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا وفادار بیوی حضرت نائلہ نے ہاتھ آگے کر دیا جس سے ان کی تین انگلیاں کٹ کر الگ ہو گئیں' مگر وار پھر بھی نہ رکا اور اس وار نے حضرت عثمان غنیؓ کی شمع حیات گل کر دی۔ آپ کی شمع حیات کیا گل ہوئی مسلمانوں کی قسمت پھوٹ گئی ان کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ وہ تلوار جو خون عثمان کے لئے بے نیام ہوئی تھی آج تک بے نیام ہے' فتنہ و فساد کا ایسا دروازہ کھلا کہ حشر تک بند نہ ہو سکے گا۔

واہ عثمانؓ تجھے کیسی بے مثال شہادت نصیب ہوئی اور تو نے صبر و تحمل کا ایسا معیار قائم کر دیا کہ دنیا مثال لانے سے قاصر ہے کسی کا خون نہیں بہایا' اسی دن بیس غلام آزاد کئے جمعہ کا دن ہے' ۱۸ ذوالحجہ ہے روزے کی حالت ہے کچھ دیر قبل رحمت عالم کی زیارت ہو چکی ہے' کلام اللہ کی تلاوت میں مصروف ہیں اور خون شہادت کا قطرہ بھی قرآن کے مقدس اوراق پر پڑتا ہے۔ جب قیامت کے دن عدل و انصاف کی عدالت قائم ہو گی تو مختلف لوگ اپنی مختلف نیکیاں لے کر آئیں گے۔ ان میں شہداء بھی ہوں گے' کسی کی شہادت کی گواہی تلوار کی دھار' کسی کی شہادت کی گواہی نیزا' کسی کی شہادت کی گواہی بندوق کی گولی دے گی' مگر اے عثمانؓ تو کتنا خوش نصیب شہید ہے کہ تیری شہادت کی گواہی رب کا قرآن دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین)

اخبار ختم نبوت

مرزائی مختلف لالچ اور ترغیبات دے کر مسلمان نوجوانوں کو گمراہ کر رہے ہیں......(مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی)

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ مرزائی مختلف لالچ اور ترغیبات کے ذریعے نوجوانوں کو گمراہ کر کے مرزائی بنانے میں لگے ہوئے ہیں' جس کے تدارک کے لئے ہر مسلمان کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دین کی رسی کو چھوڑنے کا نتیجہ گمراہی اور مسلسل ابتلاؤ آزمائش نکلا ہے' مگر ہم اس حقیقت سے ادراک اور ناموس رسالت ﷺ سے وابستگی کی بجائے امریکہ اور دیگر عالمی قوتوں اور اداروں کے دست نگر بننے کو ترجیح دیئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری نجات دامن مصطفی ﷺ میں پناہ لینے اور راسخ العقیدہ مسلمان بننے میں مضمر ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بخاری ہال ختم نبوت بلڈنگ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس کی صدارت ناظم اعلیٰ ضلع قاری محمد یوسف عثمانی نے کی۔ اجتماع سے پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشر واشاعت سید احمد حسین زید' مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ مرزائیت کے خلاف تحریک کو منظم کرنے کا سہرا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے سر ہے جنہوں نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور دیگر حضرات کو اس کام پر مامور کیا۔ علامہ سید انور حسین شاہ کشمیریؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا سید محمد علی مونگیری' مولانا محمد علی جالندھریؒ' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ اور اس قافلہ کے دیگر افراد کی خدمات پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ ان حضرات نے تحریر و تقریر کے ذریعہ مرزائیت کے تارو پود کو بکھیر دیا اور ان کی اصلیت لوگوں پر آشکار کر دی۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مرزائی جدید وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس غلط فہمی کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں کہ وہ لوگوں کو مرتد بنا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر علماء کرام کو چیلنج کرتا رہتا ہے' مگر ہمیشہ میدان سے بھاگ جاتا ہے' علماء نے ہمیشہ مرزائیوں کا مقابلہ کیا۔ ڈش ہو یا کوئی اور جدید ذریعہ علماء کرام اب بھی مرزائیت کا ناطقہ بند کر دیں گے۔ اس موقع پر مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا اور ربوہ کا نام چناب نگر رکھنے کا خیر مقدم کیا گیا۔

○

مولانا فقیر اللہ کا تبلیغی دورہ شکر گڑھ

نئی باڈی کی تشکیل

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا فقیر اللہ اختر گزشتہ روز ایک روزہ تبلیغی دورے پر شکر گڑھ تشریف لائے۔ تبلیغی دورے میں انہوں نے مختلف گاؤں میں نوجوانوں سے خصوصی ملاقات کی۔ وہ بھر اجالا' بھنیو والا گھنالہ اور خانووال گئے۔ انہوں نے وفود کو ختم نبوت کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا۔

انہوں نے شکر گڑھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی باڈی تشکیل دی۔ باڈی کے لئے عہدیداروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا جو کہ درج ذیل ہے:

امیر: مولانا عبدالمتین

ناظم: امجد حسین عثمانی

ناظم تبلیغ: توحید القادری

خازن: آصف جمال

سیکریٹری نشر واشاعت: مولانا شاہد شریف

مرکزی نمائندہ: امتیاز الحق

تشکیل کے بعد اجلاس ہوا' اجلاس میں صدارت بھی مولانا فقیر اللہ اختر نے کی۔ اجلاس میں مجلس کے پیغام کو کوچے کوچے پہنچانے کا عزم ظاہر کیا گیا۔ آخر میں پیر عبدالرحمٰن نے دعا کی۔ اجلاس میں آصف جمال' عمران احمد' اعجاز' شاہد اقبال' یاسر' ناصر مجاہد' عابد صفدر اور بہت سے دیگر ساتھیوں نے شرکت کی۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ

مولانا نذیر احمد تونسوی کی والدہ اور مجلس تحصیل کھاریاں کے رہنما حافظ محمد سجاد کی اہلیہ کی رحلت پر عالمی مجلس ضلع گوجرانوالہ کے رہنماؤں مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد' حافظ محمد یوسف عثمانی' حافظ محمد ثاقب' حافظ عبدالغفور آرائیں' حافظ احسان الواحد' پروفیسر محمد اعظم' حافظ شیخ بشیر احمد' حافظ محمد انور' مولانا عبدالقدوس عابد' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا امان اللہ قادری' حافظ شوکت محمود صدیقی' چوہدری غلام نبی امرتسری اور سید احمد حسین زید نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور پسماندگان کے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد سجاد کے ملک تحصیل کھاریاں گئے اور ان سے مرحومہ کی رحلت پر مجلس کی طرف سے اظہار تعزیت کیا۔

اے حجاز مقدس کے مسافر:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے حجاز مقدس چلے گئے ہیں۔ احباب نے انہیں پرجوش انداز میں الوداع کہا اور ان سے خصوصی دعاؤں کی التماس کی۔

علامہ احمد میاں حمادی کا تین روزہ دورۂ سندھ

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر اور تحفظ خاتم الانبیاً پاکستان کے مرکزی صدر علامہ احمد میاں حمادی نے اپنے فرزند ابو حذیفہ مولانا محمد طاہر مکی اور ختم نبوت کے سینئر مبلغ مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی کے ساتھ دورۂ سندھ پر تعزیتی پروگرام کئے۔ وہ ٹنڈو آدم سے چل کر سکھر پہنچے جہاں پر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر میں مولانا جمال اللہ الحسینی سے ان کی طبع پرسی اور ان کے فرزند لال حسین اختر کی وفات پر تعزیت کی اور مولانا محمد طاہر مکی نے شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کی طرف سے انہیں خصوصی پیغام پہنچایا اور تعزیتی خطوط پیش کئے' پھر علی الصبح علامہ صاحب اپنے قافلہ سمیت اپنے آبائی گاؤں گئے وہاں جمعیت علماً اسلام پنو عاقل کے رہنما مولانا ہدایت اللہ سے تعزیت کی' پھر جمعیت علماً اسلام صوبہ سندھ کے امیر پیر طریقت ولی کامل مولانا عبدالصمد سے دلچسپی امور پر تبادلہ خیال کیا پھر وہاں سے علامہ صاحب پیر شریف پہنچے جہاں پر قائد تحریک ختم نبوت سندھ مولانا عبدالکریم پیر شریف کی وفات پر مولانا کے فرزند مولانا عبدالمجیب صاحب سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت پیر جی کا خلا ان کے بعد کوئی نہیں پر کر سکتا۔ حضرت کی خصوصیات بے حد ہیں' ہمیشہ انہوں نے میری اور میری جماعت (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی سرپرستی فرمائی ہے ان کی سب سے بڑی خصوصیات جو تمام علماً سے انہیں ممتاز کرتی ہے وہ یہ کہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ "پنجاب کے علماً پنجاب کے قادیانیوں' سرحد کے علماً سرحد کے قادیانیوں' بلوچستان کے علماً بلوچستان کے قادیانیوں کا قتل عام کروائیں میں سندھ میں اپنے مریدین کے ذریعہ قادیانیوں کا قتل عام کرواتا ہوں ایک ہفتہ میں قادیانی ختم نہ ہوں تو شکوہ کرنا۔" اللہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے' ان کے درجات کو بلند فرمائے ان کے اہل و عیال کو صبر اور اجر عظیم عطا فرمائے پھر علامہ صاحب دعائیں دیتے ہوئے ٹنڈو آدم کو روانہ ہوئے رات ۲ بجے ٹنڈو آدم پہنچے۔

○

فالج زدہ معصوم بچی کی اپیل

خدمت جناب چیف ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی

جناب عالی!

گزارش ہے کہ آج سے ڈیڑھ سال قبل میں چھٹی کلاس میں پڑھتی تھی۔ کتابیں لے کر اسکول میں خوبصورت یونیفارم میں ملبوس جانا اور وقت پر گھر آنا سب کو اچھا لگتا تھا۔ میرا کلاس میں ذہین طالبات میں شمار ہوتا تھا۔ نہ جانے کس کی نظر بد لگ گئی۔ مجھے شدید بخار ہو گیا' پھر چند دنوں کے بعد ٹانگوں پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ دونوں ٹانگیں ضائع ہو گئیں۔ میری دنیا صرف بستر مرگ تک رہ گئی۔ والدین چونکہ غریب ہیں انہوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر علاج کروایا حتیٰ کہ لوگوں سے قرضہ بھی لیا مگر آرام ایک فیصد بھی نہیں آیا۔ پیسے بھی ختم ہو گئے۔ میں چونکہ کسی حکمران' سرمایہ دار یا کسی جاگیردار کی بیٹی نہ تھی اس لئے میرا علاج سرکاری خزانہ سے نہ ہوا۔ اب چاروں طرف مایوسی کے سائے ہیں' میری عمر ۱۲ سال ہے۔ اپنے آپ کو زندہ لاش تصور کر کے زندگی کے دن گن رہی ہوں۔ میں قارئین مخیر حضرات' حکمرانوں سے علاج کے لئے اپیل کرتی ہوں۔

محترم پیارے روحانی باپ:

آپ کو امید کی آخری کرن سمجھ کر لکھا ہے ممکن ہے کہ آپ کی خصوصی توجہ سے میرا مسئلہ حل ہو جائے اور مجھے نئی زندگی مل جائے' میں وعدہ کرتی ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے زندگی عطا کی تو پھر عمر بھر آپ کو دعاؤں میں یاد رکھوں گی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ (آمین)

والسلام

آپ کی روحانی بیٹی

عابدہ پروین

رابطہ: معرفت مولانا جمیل اختر شیرانی

بالمقابل نیو بلدیہ گیٹ فاطمہ جناح روڈ شیخوپورہ پاکستان

اظہار تعزیت ودعائے مغفرت

جناب مولانا محمد انور فاروقی صاحب اور جناب رانا عبدالستار صاحب کے والد حاجی فتح محمد صاحب مورخہ ۲۱/فروری ۱۹۹۹ء کو بستی قیصرانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان میں دار فنا سے دار بقا کی طرف رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تمام کارکنان ختم نبوت کراچی نے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کی۔ قارئین ختم نبوت سے بھی دعائے مغفرت کی اور بلندی درجات کی اپیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

دعابرائے صحت یابی

حضرت مولانا عبداللطیف مسعود صاحب "ختم نبوت" کے بزرگ مخلص اور کہنہ مشق صحافی ہیں۔ اور اب فالج کے حملہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں تمام قارئین ختم نبوت و کارکنان اور احباب ختم نبوت سے موصوف کے لئے دعائے صحت یابی کی اپیل کی جاتی ہے۔

(ادارہ ختم نبوت)

ہر بعد کا زمانہ پہلے سے برا ہوگا

○ حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج کے ظلم کی شکایت کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکایت سن کر فرمایا کہ صبر کرو معلوم نہیں آگے کیا ہو کیونکہ کوئی زمانہ بھی تم پر ایسا نہ آئے گا کہ اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا نہ ہو۔ جب تک تم اپنے رب سے ملاقات نہ کرلو (یعنی مرتے دم تک ایسا نہ ہوگا کہ آنے والا زمانہ پہلے سے اور موجودہ زمانے سے اچھا آجائے) یہ بات میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

(بخاری شریف)

بقیہ: توہین آمیز خط

(کہتے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ نے 'حدیث غدیر' قم پڑھیں لیکن وہ حدیث نہ پڑھیں جو بنوامیہ نے اپنی حدیث بنانے کی فیکٹری میں جعلی حدیثیں گھڑی ہیں جن کا راوی ہی نہیں 'یہی سنیوں کی حدیثیں ہیں اکبر علی ولد مہر علی:

Visit: http://www3.bc.sympatico.ca/Trust TitleReflection of Chrisianity, Islam & Ismaition News-group

آغا خانیوں کے اماموں کے بارے میں شاعر نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے۔

میرا امام وہ ہستی تھی تیرا یہ امام کہاں سے آیا
من چاہی زکوۃ' من چاہی نماز یہ تیرا اسلام کہاں سے آیا
نہ خدا کی اطاعت ہے نہ رسول سے محبت ہے
نہ کلمہ تیرے دل میں نہ زبان سے آیا
کٹوایا سر اپنا باطل سے لڑکر اسے امام کہتے ہیں
نہ ذکر تیرا حدیث میں ہے نہ قرآن سے آیا
کرتے ہیں امام ہر کام خالق کی رضا کیلئے
نہ کہ امام کا تسلسل پیرس و فرانس سے آیا
نہیں سنا کہ عبادت صرف شمع غریباں سے آیا
رہیں گے نہیں زندہ یہ جعلی امام و پیر
جو تھا امام برحق وہ عیاں سے آیا
جو تھی اسلامی انقلاب کی ضرورت ہم سب کو
وہی اسلامی انقلاب طالبان سے آیا
بچائے خدا تجھے ایسے امام سے اے ہمدرد
جو بکتا ہے مارکیٹ میں یا کسی دکان سے آیا

بقیہ: مرزا قادیانی

الحاصل یہ تیری حدیث روایت نہ ہمارے ہاں معتبر نہ ہم اس کے قائل بلکہ اہل تشیع سے ہے جس کا حقیقت کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں لہذا ہمیں اس سے کوئی خطرہ نہیں۔

حضرات گرامی! یہ ہمیں مرزا جی کے ۱۸۷ نشانات میں چوٹی کے دو نشانوں کا حال ہے باقی کا حال آپ اندازہ کرلیں کہ وہ کتنے وزنی ہوں گے۔ لہذا اب انہی پر اکتفا کریں 'کیونکہ دین کے بنیادی اصولوں میں ایک غیر ضروری باتوں سے پرہیز بھی ہے۔

اصول نمبر ۵: قادیانی پیشگوئیوں میں مقدمات کے متعلقہ پیشگوئیوں میں یہ بات ملحوظ رکھیں کہ یہ قادیانی انگریزی عدالت میں مغلوب نہیں ہو سکتا' کیونکہ یہ ان کا ایجنٹ تھا۔ انگریزی عدالت اس کو کیسے ہرا سکتی ہے؟

اصول نمبر ۶: اس کے علاوہ اگر کسی پیشگوئی میں یہ صحیح بھی نکل آئے تو کوئی بات نہیں کیونکہ بعض باتوں میں تو شیطان بھی کافر ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے خود حقیقۃ الوحی کے شروع میں بعض کنجریوں کے الہام یا خواب میں سچا ہونا تسلیم کیا ہے۔

بحضور سید الانبیاء ﷺ

(حق نواز خلیل ہفہ)

تو ختم رسل نجم سبل شاہ امم ہے
تنویر جہاں روح مکاں تام امم ہے
پائی ہے جہاں نے یہ سعادت تیرے دم سے
سب زیر لوا تیرے عرب اور عجم ہے

تبشیر رسل صاحب لولاک قریشی
تو صاحب قرآں ہے تو جامع الکلم ہے

تو فرشی و عرشی ہے توئی صاحب اسریٰ
سدرئی سے پرے قرب میں اک تیرا قدم ہے
رحمت ہے دو عالم کے لئے تیری عنایات
تو صاحب محمود ہے شافع الامم ہے

تحریم امم پر ہے جناں تا دم حاصل
داخل نہ ہو امت تیری سردار امم ہے

سردار رسل ختم سبل ختم رسل ہے
بن تیرے کوئی راہ ہدایت نہ حکم ہے
طاعت ہے تیری خالق کونین کی طاعت
جنت جسے کہتے ہیں ترے زیر قدم ہے

پایا ہے اسی وقت سے عالم نے اجالا
اے نور ازل تیرا کرم تیرا کرم ہے

مہکا جو ازل تجھ سے لبد بھی وہیں مہکا
دنیا ہے کہ عقبیٰ ہے ہر ایک تیرا حرم ہے
اے یار خدا کچھ تو درودوں کی یہ سوغات
پہنچے ہیں جو اس در پہ خدا تیرا کرم ہے

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اختر ؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃	۱۲۰
۶	ٹفٹ فار قادیانیت (انگلش)	〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	〃 〃 جلد دوئم	〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ	〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائیبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیح ؑ	〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گرداسپوری ؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھری ؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃	۱۲۰
۳۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوری ؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہرچہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۶۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد قمی	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان